



عالمی اتحاد تحفظِ حق و کائنات

حشر نبوت

ہفت روزہ

جلد ۱۳

شمار ۳۸۵-۳۹

۲۶ رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ شوال
۱۶ تا ۲۹ فروری ۱۹۹۶ء

قیمت

۵

روپے

مدیر منظم
مفتی منیر احمد انول

مدیر مسئول
عبد الرحمن باوا

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لکھنوی

سرپرست
حضرت مولانا خان محمد زیدی

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جلدھری
- مولانا اکرم عبدالرزاق اسکندر
- مولانا منظور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلاپوری

مدیر

حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر

عبداللہ ملک

قانونی مشیر

حسین علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹلڈ و سٹنڈین

ارشاد دوست محمد

ذریعہ تعاون

ملتان: ۲۵۰ روپے شہنشاہ ۳۵ روپے سہیل ۵۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ: کینیڈا: ۳۰ امریکی ڈالر

یورپ: افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب: متحدہ عرب امارات: بھارت: مشرق وسطیٰ

لوریشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

چیک روڈ: ہفت روزہ شہنشاہ ٹائٹلڈ و سٹنڈین: نوری ملتان پرنٹنگ الائنس
نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

بیت مسجد باب الرحمت (ترست) اپنی نمائندگی ایم ایس جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

مرکزی دفتر

ضلعی باغ، ملتان فون: 40978

اسے شمار کریں

- ۳ اداریہ
- ۶ لیلۃ القدر کی برکات
- ۱۰ گستاخ رسول کی سزا
- ۱۱ اعکاف کا ٹوٹ جانا
- ۱۲ انسانی حقوق - بیانی حضرات کیلئے لمحہ فکریہ
- ۱۶ قادیانیت اسلام کے مقابل گھٹاؤنی سازش
- ۲۰ مرزا قادیانی کی خوراک
- ۲۲ نقد و نظر

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U. K.
PHONE: 071-737-8199.



عالمی اسلامي تحفظ ختم نبوت کان کنجان

ختم نبوت

جلد ۱۴ شماره ۳۸-۳۹

۳۶ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ شوال
۱۳۲۱ھ مطابق ۱۹ مارچ ۲۰۰۱ء فروری ۱۹۹۶ء

قیمت

۵

روپے

مدیر منتظم
مفتی منیر احمد انون

مدیر مسئول
عبد الرحمن باوا

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لہستانی

سرپرست
حضرت مولانا قاسم محمد زیدی

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا اکرم عبدالرزاق اسکندر
- مولانا منگور احمد حسینی
- مولانا محمد جمیل خان
- مولانا سعید احمد جلالپوری

مدیر

حسین احمد نجیب

سرکولیشن منیجر

عبد اللہ ملک

قانونی مشیر

شہت علی حبیب ایڈووکیٹ

ٹائٹل ڈیزائنر

ارشاد دوست محمد

ذریعہ اشاعت

ملتان ۲۵۰ روپے شش ماہ ۳۵۰ روپے سہ ماہ ۵۰۰ روپے

بیرون ملک

امریکہ: کینیڈا: آسٹریلیا: ۹۰ امریکی ڈالر

یورپ: افریقہ: ۷۰ امریکی ڈالر

سعودی عرب: متحدہ عرب امارات: بھارت: مشرق وسطیٰ

لوریشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر

چیک روڈرافٹ: تمام ملت روزہ ختم نبوت کان کنی ونگ نوری جھان برانچ کان کنی
نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (ترست) پرائیویٹ لیمائٹس ایس جی روڈ کراچی

فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضور باغ، ملتان فون نمبر 409778

اسے شمار کریں

۳

۶

۱۰

۱۱

۱۳

۱۶

۲۰

۲۳

اداریہ

یلتہ القدر کی برکات

گستاخ رسول کی سزا

انکشاف کا ٹوٹ جانا

انسانی حقوق - بیانی حضرات کیلئے لمحہ فکریہ

قادیانیت اسلام کے مقابل گھناؤنی سازش

مرزا قادیانی کی خوراک

انقد و نظر

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U. K.
PHONE: 071- 737- 8199.



عالمی اسلامک تحفظ ختم نبوت کان کن

ختم نبوت

جلد ۱۴ شماره ۳۸-۳۹

۳۶ رمضان المبارک ۱۴۱۸ھ شوال
۱۳۲۱ھ برطانیہ ۱۹ مارچ ۲۰۰۱ء فروری ۱۹۹۶ء

قیمت

۵

روپے

مدیر منتظم
مفتی منیر احمد انون

مدیر مسئول
عبد الرحمن باوا

مدیر اعلیٰ
حضرت مولانا محمد یوسف لہستانی

سرپرست
حضرت مولانا قاسم محمد زیدی

مجلس ادارت

- مولانا عزیز الرحمن جالندھری
- مولانا اکرم عبدالرزاق اسکندر
- مولانا منگور احمد حسینی
- مولانا سعید احمد جلالپوری

حسین احمد نجیب

عبد اللہ ملک

شہت علی حبیب ایڈووکیٹ

ارشاد دوست محمد

ذریعہ معاش

ملتان ۲۵۰ روپے شہر ۳۵۰ روپے سب سے ۵۵ روپے

بیرون ملک

امریکہ: کینیڈا، آسٹریلیا، امریکی ڈالر

یورپ: آفریقہ، امریکی ڈالر

سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ

لوریشیائی ممالک، امریکی ڈالر

چیک، روڈرافٹ، پیام، ملت روزہ ختم نبوت، کانٹریکٹ، ونک، نوری، جھون، برانچ، الگوٹ
نمبر ۳۳۳ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر

جامع مسجد باب الرحمت (زیت) پرائیویٹ لیمائٹس ایم اے جناح روڈ کراچی

فون 7780337 فیکس 7780340

مرکزی دفتر

حضور باغ، ملتان فون نمبر 409778

اسے شمار کریں

۳

۶

۱۰

۱۱

۱۳

۱۶

۲۰

۲۳

اداریہ

یلتہ القدر کی برکات

گستاخ رسول کی سزا

انکشاف کاٹھ جانا

انسانی حقوق - بیانی حضرات کیلئے لمحہ فکریہ

قادیانیت اسلام کے مقابل گھناؤنی سازش

مرزا قادیانی کی خوراک

انقد و نظر

LONDON OFFICE

35 STOCKWELL GREEN
LONDON, SW9 9HZ, U. K.
PHONE: 071- 737- 8199.



فروغ عیسائیت کا امریکی منصوبہ----- گھبرانے کی نہیں، عمل کی ضرورت ہے!

لاہور کے ”روزنامہ خبریں“ نے اپنے خصوصی نمائندوں کی مرتب کردہ مفصل سروے رپورٹ شائع کی ہے۔ اس پوری رپورٹ کا خلاصہ یہ نکلتا ہے کہ ”امریکہ سیاسی و اقتصادی برتری کے حصول کے بعد اب دنیا میں عیسائیت کی برتری قائم کرنے کی طرف بھی متوجہ ہو گیا ہے۔ عیسائی مشنریوں امریکی سرپرستی میں عیسائیت کی تبلیغ و اشاعت کا کام بڑے وسیع پیمانے پر شروع کر رکھا ہے۔ الیکٹرانک میڈیا اس سلسلے میں نمایاں کردار ادا کر رہا ہے۔“ صرف یہی نہیں، بلکہ قادیانیت کی سرپرستی بھی کر رہا ہے اور سیٹلائٹ کی سہولت فراہم کر کے اس جعلی مذہب کو اسلام باور کرانے کی حوصلہ افزائی میں بھی پیش پیش ہے۔

اٹھارھویں صدی عیسوی میں برطانیہ عظیم طاقت کے طور پر ابھرا تو دیگر علاقوں کی طرح ایٹ انڈیا کمپنی کی گرفت برصغیر ہند پر بھی مضبوط ہو گئی۔ پادریوں کی ایک بڑی کھیپ اردو، فارسی اور مقامی زبانوں کی ماہر تیار کی گئی۔ منصوبہ یہ تھا کہ برصغیر میں عوام کی جمالت سے فائدہ اٹھا کر پورے ہندوستان کو عیسائیت کا گڑھ بنادیا جائے۔ عیسائی پادریوں نے ملک کے طول و عرض میں عیسائیت کی تبلیغ شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے تکوینی طور پر علماء کرام کی دو چھوٹی چھوٹی جماعتوں کو اس طرف متوجہ کر دیا۔ سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ کی تربیت یافتہ دو نادر روزگار ہمتیاں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ اور حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ ان دونوں جماعتوں کی سربراہی کا فریضہ انجام دے رہی تھیں۔ مناظرے اور مباہلے ہوئے۔ عیسائی پادری اسلامی قوت کا استدلال سے مقابلہ نہ کر سکے۔ نتیجتاً ”انگریزوں کی سیاسی و اقتصادی برتری عیسائیت کے فروغ و اشاعت میں برتری قائم نہ کر سکی۔ عیسائی پادری منہ چھپا کر ایسے بھاگے کہ پھر ہندوستان کی طرف پلٹ کر نہ دیکھا“ (اظہار الحق) (جس کا اردو ترجمہ و شرح ”بائبل سے قرآن تک“ شائع ہو چکا ہے) اور ”اعجاز عیسوی“ وغیرہ ایسی کتب وجود میں آئیں جن کے نام سے ہی پادری تھر تھرانے لگتے ہیں۔ انگریزوں نے پینتربا دلا اور ہندوستانیوں کو عیسائیت کے تابع کرنے کے بجائے مسلمانوں کو اپنے مذہب سے برگشتہ کروینے کی راہ اپنائی۔ علی گڑھ کی انگریزی تعلیم کی تحریک نے انگریزوں کی خوب خوب مدد کی اور مذہب بیزاری کو نوجوانوں کا فیشن بنانے میں انگریزوں کو توقع سے زیادہ کامیابی حاصل ہوئی۔ اس کے منصوبے کے مطابق نسلی اعتبار سے ہندوستانی، سوچ و فکر کے لحاظ سے خالص انگریزوں کا مزاج رکھنے والے مسلمانوں کی ایک بڑی کھیپ تیار ہو گئی۔ اس کے ساتھ مسلمانوں میں مذہبی خلفشار پیدا کرنے کی غرض سے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبوت کے دعویٰ پر آمادہ کیا اور اس نئی جعلی نبوت پر مبنی نئی امت قادیانیت کی بھرپور سرپرستی کی۔

اچانک تاریخ نے انگریزوں کی اور انگریزی سامراج برصغیر کے حصے، خخرے کر کے اپنی کینچلی میں واپس چلا گیا۔ جاتے جاتے ایک اور کام یہ بھی کر گیا کہ برصغیر کے تمام حصوں کی باگ ڈور اپنے پروردہ انگریزی مزاج کی حامل کھیپ کے ہاتھ میں دے گیا۔ قیام پاکستان کے لئے اگرچہ ”احیاء اسلام“ کا وعدہ کیا گیا تھا لیکن یہاں اقتدار جن ہاتھوں میں دیا گیا اسلام کا نام صرف ان کی زبان تک محدود نظر آتا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ تقریباً ”نصف صدی

سے یہاں یہ کھیل جاری ہے کہ ”اسلام“ کے ہر شعار کو پامال کیا جاتا رہا، اسلامی قوانین کو مسخ کرنے کے بہانے تراشے جاتے رہے، اور اب تو جراثیم اس حد تک بڑھ گئیں کہ اندوہ جرائم کے لئے اسلامی تعزیرات کو ”ظالمانہ سزائیں“ کہتے ہوئے حکمرانوں کی زبانوں پر لرزہ بھی طاری نہیں ہوتا۔ اسلام کے فروغ و اشاعت کے فریضہ کی ادائیگی کے برعکس سرکاری سطح سے اس کی بیخ کنی و حوصلہ شکنی کی روش اپنائی گئی۔ عیسائی اور قادیانی جیسے اسلام دشمن گروہوں کو کھل کھیلنے کی نہ صرف اجازت و آزادی دی گئی بلکہ خوب خوب نوازا گیا۔ ان گروہوں کے پاس اسلام کے خلاف استدلالی قوت تو ہے نہیں۔ لہذا تحریص ترغیب کا طریقہ اپنایا گیا۔ عورت اور دولت کے دو بڑے جال لے کر یہ گروہ ملک کے چار سو پھیل گئے۔ مد و شوں کے غول تو جوانوں کو عیش دنیوی کا لالچ دے کر دولت ایمان سے محروم کرنے میں مصروف ہو گئے۔ سرکاری سرپرستی کے نتیجے میں ان کو کچھ کامیابیاں بھی حاصل ہوئیں اور عیسائیت و قادیانیت کچھ مسلمان نوجوانوں کو عورت اور دولت کے جال میں پھانسنے میں کامیاب ہو گئیں۔ اسلام اپنی استدلالی قوت کے لحاظ سے پہلے کی طرح آج بھی زندہ و توانا ہے اور تاقیامت رہے گا۔ اگر مسلمان کھلانے والی قوم اپنی انفرادی و اجتماعی زندگی کے لئے اسلام کی صحت افزا غذا کو چھوڑ کر دشمنوں کی عطا کردہ زہریلی ٹکیوں کے ذریعہ خود کشی کی راہ اپنالے تو اس کا کیا علاج ہے؟ اللہ تعالیٰ اپنے دین اسلام کی حفاظت کے لئے کسی خاص قوم کے محتاج نہیں ہیں۔ اگر پاکستان کے لوگ مسلمان کھلانے کے باوجود یہود و نصاریٰ کی زبان، تعلیم، تہذیب و معاشرت، قانون و سیاست وغیرہ ہر شعبہ کو حرز جان بنانے پر مصر نظر آتے ہیں تو اللہ کو ایسی قوم کی ضرورت نہیں۔ ایسی قوم جو یہود و نصاریٰ کی ہر پہلو سے وفاداری کا دم بھرتی ہو اور اللہ کے دین اسلام اور اس کے رسول عربی ﷺ کی فکری و عملی اعتبار سے وفاداری کا ثبوت فراہم کرنے پر بھی تیار نہ ہو وہ زبان سے اسلام اسلام پکارے یا عیسائیت و قادیانیت کو اختیار کرے ایسی قوم کے لئے کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ البتہ قانون خداوندی ایسی قوموں کو جو عہد تو اللہ سے باندھیں اور وفاداری اس کے دشمنوں سے نباہیں مکافات عمل کے نتیجے میں دنیوی ذلت و رسوائی کے شکنجے میں جکڑ دیتا ہے بونیا اور روسی ریاستوں کی حالت زار اس کی زندہ مثال ہے جہاں ایک صدی سے ایسے ہی مسلمانوں کی عزت و ناموس کی قیمت نکلے سیر بھی نہیں رہی۔

بہر حال مسلمانوں کو عیسائی اور قادیانی حرافوں سے بچانے کی اصل ذمہ داری تو مسلمان حکومت پر عائد ہوتی ہے کہ وہ معاشرتی مدد اور اندوہ ارتداد کے قوانین پر عملدرآمد کرے۔ اگر بالفرض حکومت مسلمانوں کی نہ ہو یا مسلمان کھلانے کے باوجود کفار کی ارتدادی مہم کی حوصلہ افزائی اور پشت پناہی پر کمر بستہ نظر آتی ہو۔ تو پوری امت پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ علمی و مادی وسائل بروئے کار لا کر ہر ممکن و صحیح طریقے سے مسلمانوں کو مرتد ہونے سے بچائے۔ علماء کا یہ فریضہ ہے کہ عیسائی اور قادیانی مبلغوں کا علمی سطح پر رد مہیا کریں اور یہ کام الحمد للہ مسلسل جاری ہے۔ مال دار طبقہ کے اہل خیر پر یہ ذمہ داری ہے کہ اپنے وسائل دولت کو چند روزہ بہار دنیا کو پر تعیش بنانے پر لٹانے کے بجائے ایسی فلاحی تنظیموں کے قیام کی حوصلہ افزائی کریں جو دین سے ناواقف غریب اور نادار مسلمانوں سے رابطہ کریں اور ضرورت مندوں کو غذا اور علاج کی سہولت بہم پہنچانے کی فکر کریں۔ ایسے علاقوں میں دینی تعلیم کے ادارے قائم کرنا بہت ضروری امر ہے۔ یہ عملی پہلو کی طرف اشارہ ہے۔ اس منہج پر کام اشد ضروری ہے۔ مڈی دل کے طوفان کاتلیروں کی چند ٹولیاں رخ پھیر دیا کرتی ہیں۔ اور ابابیلوں کے جھنڈا صاحب فیل کا کچھو مر نکال دیتے ہیں۔ امریکہ کا فروغ عیسائیت کا مذکورہ منصوبہ اور قادیانیت کی پشت پناہی مڈی دل کے طوفان سے زیادہ اہمیت کا حامل نہیں۔ گھبرانے کی نہیں، عمل کی ضرورت ہے۔ محض اللہ کی رضا اور اخروی فلاح اور پر عیش ابدی زندگی کی خاطر تھوڑے سے مسلمانوں کا اس مقصد کے لئے قدم بڑھانا ضروری ہے۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

لیلۃ القدر کے برکات

اور حضرت جبرئیلؑ کے سوا باوجود جن میں سے دو بازوؤں کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں، جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں، پھر جبرئیلؑ علیہ السلام فرشتوں کو تقاضا فرماتے ہیں کہ جو مسلمان آج کی رات کھڑا یا بیٹھا نماز پڑھ رہا ہو یا ذکر کر رہا ہو اس کو سلام کریں، اور اس سے معافی کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں، صبح تک یہی حالت رہتی ہے، جب صبح ہو جاتی ہے تو جبرئیلؑ علیہ السلام آواز دیتے ہیں کہ اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت جبرئیلؑ علیہ السلام سے پوچھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کی امت کی حاجتوں اور مومنوں کی ضرورتوں کے بارے میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے ان پر عنایت اور توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف کر دیا۔ صحابہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ (وہ چار شخص کون ہیں؟) ارشاد فرمایا ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو (اور اس سے توبہ نہ کرے) دو سراوہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو۔ تیسرا وہ شخص جو قطع رحمی کرنے والا ہو اور ناتواؤں کے والد ہو۔ چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔ جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے تو اس کا نام آسمانوں پر "لیلۃ الجازرہ" یعنی "انعام والی رات" سے لیا جاتا ہے۔ پس جب عید کی صبح ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیج دیتے ہیں، وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں اور راستوں کے سروں پر کھڑے ہو جاتے ہیں، اور ایسی آواز سے جس کو انسان اور جنات کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے پکارتے ہیں کہ اے

سے فرما دیتے ہیں کہ جنت کے دروازے کھول دے اور "مالک" یعنی جنم کے داروغے سے فرما دیتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں پر جنم کے دروازے بند کر دے، اور حضرت جبرئیلؑ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور "سرکش شیاطین" کو قید کرو، اور ان کے گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو کہ میرے محبوب محمد ﷺ کی امت کے روزوں کو خراب نہ کریں۔" نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ "حق تعالیٰ شانہ رمضان المبارک کی ہر رات میں ایک "منادی" کو حکم فرماتے ہیں کہ تین مرتبہ یہ آواز دے کہ "ہے کوئی مانگنے والا کہ جس کو عطا کروں؟ ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں؟ ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں؟ کون ہے جو غنی کو قرض دے؟ ایسا غنی جو غلام نہیں، اور ایسا پورا پورا ادا کرنے والا جو ذرا بھی کمی نہیں کرتا۔" حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رمضان المبارک میں روزانہ افطار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں جو جنم کے مستحق ہو چکے تھے۔ اور جب رمضان المبارک کا آخری دن ہوتا ہے تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جنم سے آزاد کئے گئے تھے، ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں۔ اور جس رات شب قدر ہوتی ہے تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبرئیلؑ علیہ السلام کو حکم فرماتے ہیں، وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، ان کے ساتھ ایک سبز جھنڈا ہوتا ہے جس کو کعب کے اوپر کھڑا کر دیتے ہیں

حضرت شیخ نور اللہ مرقدہ نے اپنے رسالہ فضائل رمضان کے خاتمہ میں ایک لمبی حدیث نقل کی ہے۔ شیخ فرماتے ہیں کہ خاتمے میں ایک طویل حدیث جس میں کئی نوع کے فضائل ارشاد فرمائے ہیں، ذکر کر کے اس رسالے کو ختم کیا جاتا ہے۔

فضائل رمضان میں ایک جامع حدیث ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ انہوں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جنت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان المبارک کے لئے جنت کو آرامت کیا جاتا ہے۔ پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے، جس کا نام "میسرہ" ہے، جس کے جھونکوں کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور کواڑوں کے حلقے بجنے لگتے ہیں، جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی، پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑی ہو کر آواز دیتی ہیں کہ "کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے مشکئی کرنے والا، تاکہ حق تعالیٰ شانہ اس کو ہم سے جوڑ دیں؟" پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ "رضوان" سے پوچھتی ہیں کہ یہ کیسی رات ہے؟ وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ "رمضان المبارک کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے محمد ﷺ کی امت کے روزہ داروں کے لئے آج کھول دیئے گئے۔" حضور ﷺ نے فرمایا کہ حق تعالیٰ شانہ رضوان

حضرت ابو بکرؓ کے رنج کا واقعہ

پس جب اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی براءت کا اعلان فرمایا تو حضرت ابو بکر صدیقؓ کو غصہ تو آتا ہی چاہئے تھا، چنانچہ انہوں نے غصے میں قسم کھائی کہ آئندہ مطہ ابن امیہ کو خرچ نہیں دوں گا۔ ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کا یہ غصہ اللہ کی خاطر تھا کسی کی بیٹی پر ایسی قسمت لگائی گئی ہو تو خود سوچئے کہ پھر ہمارا معاملہ اس شخص کے بارے میں کیا ہو گا؟ بیٹی پر بدکاری کی قسمت کون برداشت کرتا ہے؟ پھر یہ بیٹی بھی تو عام بیٹیوں جیسی نہیں تھی بلکہ یہ تو رسول اللہ ﷺ کی زوجہ مطہرہ تھیں۔ الغرض حضرت ابو بکرؓ کو غصہ آیا اور غصہ میں قسم کھائی کہ آئندہ مطہ کو خرچ نہیں دیں گے۔ حق تعالیٰ شانہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اپنی اس قسم سے باز رکھنے کے لئے سفارش فرمائی۔ گویا مطہ کی سفارش کی کہ ان کا خرچ بند نہ کیا جائے۔ ولا یاتل لولئ الفضل منکم والسعة الخ یعنی تم میں سے جو صاحب فضیلت اور صاحب گنجائش ہیں جو صاحب خیر ہیں وہ اس بات کی قسم نہ کھائیں ان یونوا لولئ القربی والمساکین والمہاجرین فی سبیل اللہ کہ وہ اپنے قربت والوں کو جو کہ فقیر ہیں اور مہاجرین سمیل اللہ ہیں ان پر خرچ نہیں کریں گے اور ان کو آئندہ خرچ نہیں دیں گے۔ و لیعضوا والیصفحو الخ یعنی ان کو چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر سے کام لیں الا نجہون ان یغفر اللہ لکم یعنی کیا تم یہ نہیں چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے۔ اگر تم یہ چاہتے ہو کہ اللہ تمہیں بخش دے تو تم بھی ان لوگوں کو بخش دو اور درگزر سے کام لو، تم اللہ کے قصور وار ہو اور اس کی مغفرت کی امید رکھتے ہو تو لازم ہے کہ تم اپنے قصور والوں کو معاف کرو۔ ان اللہ غفور رحیم بلاشبہ اللہ بہت بخشنے والا اور بہت رحم کرنے والا ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ بے حد بخشنے والا اور بے حد رحم کرنے والا ہے، کیونکہ تمہارا مجرم کوئی ایک آدمہ آدمی ہو گا اور اس کے مجرم بے

تعالیٰ شانہ کی آنحضرت ﷺ کی امت کے حال پر کتنی عنایت اور کتنی رحمت ہے۔ اور کریم آقائے اپنے بندوں کو بخشنے کے لئے کیا کیا سلمان تیار کر رکھے ہیں۔ یہ ستائیسویں رات عام طور پر شب قدر کی رات کہلاتی ہے، یہ تو اللہ ہی کو معلوم ہے کہ شب قدر کی رات کون سی تھی، کون سی طلق راتوں میں ہوتی ہے کیونکہ اس میں علماء کے بہت سے اقوال ہیں، عام علماء کرام کا رجحان یہ ہے کہ ستائیسویں کی رات شب قدر ہوتی ہے۔ بہر حال شب قدر خواہ کوئی سی رات ہو، دعا کرو کہ حق تعالیٰ شانہ اس کی برکتیں ہمیں نصیب فرمائے۔

حضرت عائشہؓ کی برات کا واقعہ

پہلی بات یہ ہے کہ سورۃ نور میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقوں کے بہتان لگانے کے قصہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ منافقوں کی اس لب تراشی سے متاثر ہو کر ایک دو مخلص مسلمان بھی اس میں ملوث ہو گئے تھے، وہ بھی باتیں کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے بہت سخت الفاظ میں ان کو تنبیہ فرمائی ہے۔ یعظکم اللہ ان تعودوا لمثله ابدا الآئینہ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت کرتا ہے کہ خبردار! آئندہ ایسی حرکت نہیں ہونی چاہئے۔ کسی مسلمان پر قسمت لگانا، اور مسلمان بھی کون؟ مسلمانوں کی ماں ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر کسی مسلمان کی طرف گندگی کو منسوب کرنا اور پھر حضور ﷺ کے گھر میں گندگی کی نسبت کرنا کوئی چھوٹی بات ہے؟ حضرت مطہ ابن امیہ جو مہاجرین میں سے تھے اور ثلوار فقیر تھے اور یہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کے عزیز تھے، ان کے تمام خرچ اخراجات حضرت ابو بکر صدیقؓ اٹھاتے تھے، یہ بھی منافقوں کی باتوں سے متاثر ہو کر ام المومنینؓ کے بارے میں ایسی باتیں کرنے لگے، جب حضرت عائشہؓ کی براءت کے بارے میں یہ آیت نازل ہوئی، اولئک مبرءون مما یقولون۔ الخ یعنی منافق لوگ جو بد زبانی کر رہے ہیں یہ حضرات اس سے بری ہیں۔

محمد ﷺ کی امت! اس رب کریم کی بارگاہ کی طرف چلو، جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے، اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف کرنے والا ہے۔ پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں کہ کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا پورا کام کرچکا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے معبود، اے ہمارے مالک! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دے دی جائے۔ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کو رمضان المبارک کے روزوں اور تراویح کے بدلے میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی۔ اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو! میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم آج کے دن اپنے اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے عطا کروں گا، اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا۔ میری عزت کی قسم! جب تک تم میرا خیال رکھو گے میں تمہاری لغزشوں پر ستاری کرتا رہوں گا (اور ان کو چھپاتا رہوں گا) میری عزت کی قسم اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں مجرموں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیلت نہیں کروں گا۔ پس اب بخشنے بخشنائے اپنے گھروں کی طرف لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا، میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو ان کو عید الفطر کے دن ملتا ہے خوشیاں مناتے ہیں اور کھل جاتے ہیں۔ اللہم اجعلنا منہم (یا اللہ! ہمیں بھی ان میں شامل فرما۔ آمین)۔

شب قدر۔ رحمت خداوندی کی رات

میں نے حدیث کا صرف ترجمہ پڑھا ہے۔ اس پر شیخ نور اللہ مرقہ نے کچھ فوائد بھی لکھے ہیں ان کو چھوڑ دیتا ہوں۔

رمضان المبارک کی راتوں اور برکتوں کا ایک مختصر سا نقشہ اس حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق

ساتھ، اپنے ہمسایوں کے ساتھ، اپنے تعلق والوں کے ساتھ، ہماری کوئی نہ کوئی لڑائی چلتی رہتی ہے، کون آدمی ہے جس کی کسی کے ساتھ لڑائی نہ ہو؟ بندہ، بندہ ہے، کمزور ہے، کبھی کسی کی حالت سے رنج ہوتا ہے، کبھی کسی کی بات سے آدمی کے دل کو صدمہ پہنچتا ہے۔ اور بعض لوگ تو رنجیدہ ہو کر قسم کھالیا کرتے ہیں کہ میں تو بالکل معاف نہیں کروں گا۔ اچھائی بھائی! تم معاف نہیں کرو گے تو پھر کیا ہوگا؟ کیا یہ چاہو گے کہ اللہ تعالیٰ بھی قسم کھالیں کہ وہ تمہیں معاف نہیں کریں گے؟ نہیں! ہم تو کمزور بندے ہیں، ہم تو یہ چاہیں گے کہ اللہ کریم ہمیں معاف کر دیں۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں معاف کر دیں تو خود سوچو کہ پھر ہمیں ایسی قسم کھانے کا کیا حق ہے؟ اور اس کا کیا جواز ہے؟

شب قدر کی دعاء

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ سے پوچھا کہ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کیا مانگوں۔ فرمایا کہ اللہ رب العزت سے یہ کہنا کہ اللھم انک عفو کریم تحب العفو فاعف عنی یا اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں، یا اللہ مجھے بھی معاف کر دیجئے۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۱۸۲) یہ تو میں پہلے کہہ چکا ہوں کہ یہ تو معلوم نہیں کہ یہی "شب قدر" ہے یا کوئی اور رات شب قدر ہے۔ بہر حال وہ ہم پر گزرے گی اور اپنی رحمتیں و برکتیں بکھیر کر جائے گی۔ ہمیں پتہ چلے یا نہ چلے۔ ہمیں پتہ ہونا ضروری نہیں۔ پتہ چلے گا اس دن۔ جس دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ہم پر اس شب مبارک کی وجہ سے انعامات ہوں گے۔ بہر حال اس شب کی دعا رسول اللہ ﷺ نے یہ تلقین فرمائی۔ اللھم انک عفو "یا اللہ! آپ بہت معاف کرنے والے ہیں۔" تحب العفو آپ معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔" مخلوق انتقام لینا چاہتی ہے اور انتقام کو پسند کرتی ہے۔ لیکن یا اللہ! آپ انتقام لینے کے بجائے

ولیعصفحو! معاف کر دو ورنہ گھر سے کام لو، اور پھر اتنی چھوٹی بات پر قسم کھاتے ہو۔ اور پھر آخری بات فرمادی الا تحبون ان یغفر اللہ لکم کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ اللہ تعالیٰ تم کو بخش دے؟ ظاہر ہے کہ کون نہیں چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ اس کی بخشش فرمادیں، جب تم اللہ تعالیٰ سے بخشش چاہتے ہو تو خود بھی لوگوں کے ساتھ بخشش کا معاملہ کرو۔

بخشش چاہتے ہو تو خود بھی

دوسروں کو معاف کر دو

میں نے یہ جو یہ قصہ ذکر کیا ہے، اور قرآن کریم کی اس آیت شریفہ کا حوالہ دیا ہے میرا مدعا صرف اتنا ہی ہے کہ ہم سب کے سب اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں، ٹھیک ہے بھائی! ہم اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگتے ہیں، لیکن دیکھنا یہ ہے کہ ہمارا بھی کسی نے کوئی قصور کیا ہو گا کیا ہم نے اس کو معاف کر دیا ہے؟ تو اللہ تعالیٰ سے بخشش مانگنے کے لئے لازم ہے کہ ہم محض رضائے الہی کے لئے اپنے تمام قصور واروں کو معاف کر دیں۔ آج کے دن تک اور آج کی رات تک ہمارا جس شخص نے بھی جو بھی قصور کیا ہو، ہمیں صدمہ پہنچایا ہو، ہمیں رنج پہنچایا ہو، کوئی نازیبا حرکت اس نے کی ہو، سب کو معاف کر دیں۔ اور ہم اپنے دل میں یہ فیصلہ کر لیں کہ ہماری طرف سے سب کو معاف۔ کیوں؟ اس لئے کہ خود ہماری معافی کا مقدمہ بارگاہ الہی میں پیش ہے، ہم معاف کر دیں گے تو ہم پر بھی معافی کا حکم ہو جائے گا۔ سب کو معاف کر کے بارگاہ الہی میں معافی طلب کرنے کے لئے آئیں گے تو ان شاء اللہ ہمیں بھی معافی کا پروانہ مل جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرمایا کرتے تھے۔ الراحمون یرحمهم الرحمن یرحمہم رحم کرنے والوں پر رحم رحم کرتا ہے۔ ارحموا من فی الارض یرحمکم من فی السماء تم زمین والوں پر رحم کرو، آسمان والا تم پر رحم کرے گا۔" (مشکوٰۃ شریف ص ۲۲۳) تو ایک گزارش تو میری یہ ہے کہ اپنے عزیزوں کے

شمار ہیں۔ تمہارا قصور کسی نے کوئی ایک آدمی ہوگا، اس کے بندوں نے بے شمار جرم اور بے شمار قصور کئے ہیں، جب ان تمام جرائم کے باوجود اور ان تمام قصوروں کے باوجود بندے یہ توقع رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو بخش دے، ان کی مغفرت فرمائے اور ان پر رحم فرمائے تو اگر کسی نے تمہارا ایک آدمی قصور کر دیا تو تم بھی معاف کر دو۔

ولا یاتل اولی الفضل منکم والسعة یعنی تم میں سے جو صاحب فضیلت اور گنجائش والے ہیں۔ صاحب فضیلت اس شخص کو کہتے ہیں جس کو بڑائی حاصل ہوتی ہے اور صاحب گنجائش وہ شخص ہے جس کو اللہ تبارک و تعالیٰ نے دوسروں کی نسبت مال زیادہ عطا فرمایا۔ اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو صاحب فضیلت اور صاحب گنجائش فرمایا۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی افضلیت

امام رازیؒ نے تفسیر کبیر میں اس آیت کی تفسیر میں قریباً "پندرہ وجہ سے پندرہ دلائل سے یہ ثابت کیا ہے کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہؓ سے افضل تھے۔ اس لئے کہ اللہ رب العزت نے ان کو "اولوا الفضل" فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی سفارش کہ قصور وار کو معاف کر دیا جائے

اور اس سے بڑی بات کیا ہوگی کہ اللہ تبارک و تعالیٰ، جن کی ہستی سے بڑی کوئی ہستی نہیں، حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ایک قصور وار کا قصور معاف کروانے کے لئے اور ایک مجرم کو درگزر کرنے کے لئے سفارش فرما رہے ہیں، اور سفارش کا انداز بھی عجیب و غریب اختیار فرمایا کہ پہلے ان کی فضیلت بیان فرمائی اور پھر ان کی فضیلت کے حوالے سے فرمایا کہ ہاں، ہاں، آپ جیسے آدمی کو ایسی قسم نہیں کھانی چاہئے۔ گویا ان کو فرمایا کہ تم اتنے بڑے آدمی ہو، تمہیں نہیں ایسا کرنا چاہئے، بلکہ ولیعصفوا

تعلق تھا، کسی لڑکی کو یوشن پر دھانے لگے اور وہ بدبخت ان کے دل میں بیٹھ گئی۔ اب ستر کا بوڑھا ایک چھوٹا لڑکا کو دل دے بیٹھا۔

بوڑھوں سے بھی پردہ کیا جائے

بھئی! بڑے بوڑھوں سے بھی پردہ کرنا چاہئے، لوگ یوں سمجھتے ہیں کہ ضعیف العربیاتی ہیں، ان سے کیا پردہ؟ حالانکہ لوگ نہیں جانتے کہ پرانا سانپ زیادہ زہریلا ہوتا ہے۔ الغرض یہ بڑے صاحبِ تین چار مہینے پریشان رہے کہ کیا کروں، کسی کو کیسے بتاؤں؟ جب پریشانی حد سے سوا ہوئی تو آخر فیصلہ کر لیا کہ آج حضرت کی خدمت میں جا کر عرض کرنا ہوں۔ اس بلا سے نجات کی کوئی تدبیر بتائیں گے، وہ صاحب کہتے ہیں کہ میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا پکڑ پکڑا ہوا قصہ سناتا ہوں۔ میں نہ ان کا شکر دہوں، نہ مرید اور میں نے ان کو کبھی دیکھا بھی نہیں تھا۔ مجھے شراب پینے کی عادت تھی، میری بیوی بچے دوست احباب سب نے اس کو چھڑانے کی ہر چند کوشش کی لیکن۔

چھٹی نہیں یہ منہ سے یہ کافر لگی ہوئی ایک شادی کی تقریب میں میں بھی مدعو تھا اور حضرت ڈاکٹر صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے۔ میرے جانے سے پہلے حضرت وہاں بینک میں تشریف فرما تھے، اور جس طرح اس وقت محفل گرم ہے اسی طرح لوگ حضرت کے ارد گرد جمع تھے، حضرت اپنے ملفوظات بیان فرما رہے تھے، میں دروازے میں داخل ہوا تو حضرت اپنی بات چھوڑ کر میری طرف دیکھنے لگے، اور جب تک میں بیٹھ نہیں گیا برابر میری طرف دیکھتے رہے، جب میں بیٹھ گیا تو حضرت نے پھر اپنی بات شروع کر دی، وہ دن ہے اور آج کا دن، میں نے دوبارہ نہیں پی۔ ایک نظر کافی ہو گئی۔ یہ ہمارے حضرت کی کرامت تھی، حضرت کا شعر ہے۔

چھٹی نہیں یہ منہ سے یہ کافر لگی ہوئی ایک شادی کی تقریب میں میں بھی مدعو تھا اور حضرت ڈاکٹر صاحب بھی وہاں تشریف لے گئے۔ میرے جانے سے پہلے حضرت وہاں بینک میں تشریف فرما تھے، اور جس طرح اس وقت محفل گرم ہے اسی طرح لوگ حضرت کے ارد گرد جمع تھے، حضرت اپنے ملفوظات بیان فرما رہے تھے، میں دروازے میں داخل ہوا تو حضرت اپنی بات چھوڑ کر میری طرف دیکھنے لگے، اور جب تک میں بیٹھ نہیں گیا برابر میری طرف دیکھتے رہے، جب میں بیٹھ گیا تو حضرت نے پھر اپنی بات شروع کر دی، وہ دن ہے اور آج کا دن، میں نے دوبارہ نہیں پی۔ ایک نظر کافی ہو گئی۔ یہ ہمارے حضرت کی کرامت تھی، حضرت کا شعر ہے۔

جسے چنا ہو آنکھوں سے وہ میری بزم میں آئے مرا دل چشم مست ناز ساقی کا ہے میخانہ حضرت کی ایک اور کرامت

ایک قصہ اور یاد آیا جو ایک بزرگ نے سنایا تھا، ستر (۷۷) سال کے بڑے میاں تھے، حضرت سے

معاف کرنے کو پسند فرماتے ہیں۔ فاعاف عسی۔ پس مجھے بھی معاف فرما دیجئے۔ ”اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرماوے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو معاف فرمائے۔ ہم سب کو معاف فرمائے۔ حدیث میں ارشاد ہے: نخلقوا باخلاق اللہ۔ ”اللہ تعالیٰ کے اخلاق کو اپناؤ۔“ اگر ہم اللہ سے معافی کے طالب ہیں تو لازم ہے کہ ہم بھی تمام لوگوں کو معاف کر دیں۔ آج سے لوگوں کے تمام کھاتے بے بق کر دیں۔

چار آدمی جن کی بخشش شب قدر میں بھی نہیں ہوتی

اب دوسری بات۔ حدیث شریف جو میں نے آپ کو سنائی۔ اس میں ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ تعالیٰ چار آدمیوں کی بخشش اس رات میں بھی نہیں فرماتے۔ رمضان المبارک میں جیسا کہ آپ نے سنا۔ ہر رات دس لاکھ ایسے آدمیوں کی بخشش کی جاتی ہے کہ جن پر جنم واجب ہو چکی تھی، اور ان سے فرمایا جاتا ہے کہ جاؤ آزاد کیا۔ اور رمضان المبارک کی آخری رات میں اتنے لوگوں کو معاف کیا جاتا ہے جتنے لوگوں کو یکم رمضان سے آخری رات تک معاف کیا گیا تھا۔ اللہ اکبر! اتنے لوگوں کو آزاد کیا جاتا ہے۔ رمضان المبارک میں رحمت الہی کا گویا سیلاب ہے، جو بندوں کے گناہوں کو بہا کر لے جاتا ہے۔ لیکن چار آدمیوں کی بخشش رمضان المبارک کی عام راتوں میں تو کیا، شب قدر میں بھی نہیں ہوتی۔ یہی ان سے بڑھ کر بد قسمت کون ہو گا۔ شب قدر میں جبکہ اللہ تعالیٰ کی جانب سے معافی کا عام اعلان کیا جا رہا ہے۔ ان کی بخشش نہیں ہو رہی۔ وہ چار کون ہیں؟ ایک تو شراب کا عادی، ایسا بلا نوش کہ جس نے شراب سے توبہ نہ کی ہو، اور اس گناہ سے توبہ کرنے کی اس کو توفیق نہ ہوئی ہو۔

ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی

کی ایک کرامت

ہمارے حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ

شراب خانہ خراب کی بربادیاں شراب اتنی گندی چیز ہے کہ دل کو گندہ کر دیتی ہے، جس طرح پیشاب نجاست غلیظ ہے، اسی طرح شراب بھی نجاست غلیظ ہے، لوگ اس سے تو گھن کرتے ہیں، مگر اس ”شراب خانہ خراب“ سے گھن نہیں کرتے، حالانکہ یہ ام النجاست ہے، کہتے ہیں ایک بزرگ کسی بد معاشوں کے نولے میں پھنس گیا تھا۔ اس کو مجبور کیا گیا کہ یہ بچہ ہے اس کو قتل کرو یا یہ عورت ہے اس کے ساتھ بدکاری کرو۔ یا کم سے کم درجہ میں یہ شراب ہے یہ پی لو، ورنہ تمہیں قتل کرتے ہیں۔ یہ پریشان ہوئے کہ یا اللہ! جان پہچانے کے لئے کیا صورت اختیار کروں؟ انہوں نے سوچا کہ ان تینوں کاموں میں شراب چنانسب سے ہلکا کام ہے

جانتے ہیں ان سے بھی اور جن کو ہم نہیں جانتے ان سے بھی، اور جو اعلانیہ کرتے ہیں ان سے بھی، اور جو چھپ کر کرتے ہیں ان سے بھی۔ اس لئے کہ کبیرہ گناہوں میں مبتلا ہونے کی وجہ سے یہ شخص اللہ کی لعنت کا مستحق ہے، لعنت اور رحمت دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ جب تک کہ آدمی توبہ نہ کر لے رحمت خداوندی کا مستحق نہیں ہو سکتا۔ اللہ کی رحمت کا مستحق اسی وقت ہو سکتا ہے جبکہ آدمی کبیرہ گناہ سے توبہ کر لے، تاکہ لعنت اس کا چھپا چھوڑ دے اور رحمت خداوندی اس کی طرف متوجہ ہو۔

••

کہ ایک دفعہ شراب پینے سے چالیس دن تک نماز قبول نہیں ہوتی۔ (مشکوٰۃ شریف)

مغفرت مانگنے والوں کو توبہ لازم ہے؟

اور میں نے ابھی کہا کہ اس بزرگ نے سمجھا کہ یہ ہلکا کام ہے، قتل اور زنا اس سے بدتر کام ہیں، لہذا ہلکا کام کرلو۔ خود سوچ لو کہ جو لوگ شراب کے عادی ہیں، جب شب قدر میں ان کی بخشش نہیں ہوتی تو اس سے بڑے گناہوں میں جو لوگ مبتلا ہیں ان کی بخشش کیسے ہوگی۔ اس لئے بخشش مانگنے کے لئے شرط ہے کہ ہم تمام گناہوں سے توبہ کر لیں جن کو ہم

اور شریعت کا قاعدہ ہے کہ جو شخص دو برائیوں میں سے کسی ایک کے اختیار کرنے پر مجبور کر دیا جائے اسے چاہئے کہ سب سے کم درجہ کی برائی کو اختیار کرے، یہ سوچ کر انہوں نے اس کو اختیار کر لیا۔ شراب بڑی تیز تھی، شراب پینے کے بعد مدہوش ہو گئے، مدہوشی کے عالم میں بچے کو بھی قتل کیا، زنا کا بھی ارتکاب کیا، تینوں کام مکمل ہو گئے، اللہ تعالیٰ پناہ میں رکھیں، واقعی یہ ام النہاشٹ ہے، عقل و خرد اور ہوش و حواس کی دشمن ہے۔ توبہ جو لوگ کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ سے بخشش کے طالب ہوں وہ اس ام النہاشٹ سے توبہ کر لیں۔ حدیث شریف میں آتا ہے

توبے نیاز ہے چاہے تمام لوگ فرما دیں ہو جائیں چاہے بافرین ہو جائیں۔

آج کے دور میں باطل قوتیں اور خود اسلامی ممالک میں دہریے لوگ جو نام کے مسلمان ہیں اسلام کی مخالفت کرتے ہیں اور حد توبہ ہے کہ یہ دہریے لوگ کفر کی باتیں کرتے ہیں اور اس کو اسلام میں جواز کہتے ہیں۔ یعنی نظر کو اسلام کہتے ہیں اور ہم مراد جسم کی طرح پڑے، یہ سب کچھ دیکھ اور سن رہے ہیں۔

آج اگر کوئی ہمارے والدین کو مہلی دے تو ہم مارنے مرنے پر تیار ہو جاتے ہیں۔ ہمارے نبی ﷺ کی محبت والدین اور تمام چیزوں سے بڑھ کر ہونا کامل مومن ہونے کے لئے ضروری ہے۔ مگر ہماری حالت یہ ہے کہ کوئی ہمارے نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے گھر والوں کی شان میں گستاخی کرتا ہے اور ہم زبانی برا بھلا کہہ کر بیٹھ جاتے ہیں نہ ان سے جملہ کرتے ہیں اور نہ ہی ان سے تعلقات ختم کرتے ہیں۔

ایک طرف تو ہماری یہ حالت ہے اور دوسری طرف کفار مسلمانوں کی کمزوری کا فائدہ اٹھا کر ہماری مقدس ہستیوں کی گستاخی کو آزادی اظہار رائے کا نام دیتے ہیں۔

ﷺ کی شان میں گستاخی کرتی تھی اور اس نے اپنی والدہ کو قتل کر ڈالا اور جب حضور ﷺ کو اس خبر کی اطلاع ہوئی تو آپ ﷺ نے اس قتل کو حق فرمایا۔

نہایت السوس کا مقام ہے کہ ہمارے علمائے کرام نے جب اسماعیلی میں گستاخ رسول ﷺ کی سزا قتل کرنے کا مل پیش کیا تو اس کو پاس نہ کرنے کے لئے ایسے بیانات دیئے گئے تھے جن کو سن کر حضرت عمرؓ کا یہ فریاد آتا ہے کہ جب وہ کسی قول و فعل کو اسلام کے خلاف دیکھتے تو حضور ﷺ سے اجازت طلب فرماتے کہ اگر اجازت ہو تو اس منافق کی گردن اڑا دوں۔

ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اس ملک کو بھی اسلامی ملک کہتے ہیں اور اس کے نمائندے بھی مسلمان منتخب کرتے ہیں عمر یہ بات سمجھ سے باہر ہے کہ پھر اس ملک کا آئین قرآن و سنت کے مطابق کیوں نہیں۔ بلکہ ہم کو مختلف بلوں کی صورت میں اسلامی شریعت اور کبھی اسلامی قوانین کی درخواست دینی پڑتی ہے یعنی اس کا مطلب یہ ہوا کہ ہم اسلام کے محتاج نہیں بلکہ اسلام ہمارا محتاج ہے۔

جبکہ اسلام کی تعلیم تو یہ ہے کہ ہم جو بھی نیک عمل کریں گے اس کا نفع خود ہمارے ہی نفس کو ہے اسی طرح برائی کا بدلہ بھی برا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات

گستاخ رسول کی سزا

محمود قرقری

بخاری و مسلم میں حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ کون ایسا ہے کہ کعب بن اشرف کو مار ڈالے۔ بے شک اس نے بہت رنج دیا ہے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو۔

فائدہ کعب بن اشرف یہودیوں کا سردار تھا اور شاعر تھا حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب مکی تھے جو کرتا تھا کافروں کو حضور ﷺ کے ساتھ لڑنے کے واسطے شوق دلاتا تھا اس واسطے حضور ﷺ نے اس کے قتل کا حکم دیا تھا تو محمد بن مسلمہؓ اور چند اصحاب اس کے قلعے میں جو مدینے کے پاس تھا گئے اور اس کو دم دے کر باہر لائے پھر محمد بن مسلمہؓ نے اس کا سر کاٹ کر حضور ﷺ کے پاس لا ڈالا حضور ﷺ بہت خوش ہوئے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کو برا کہے اس کا قتل کرنا واجب ہے۔

اسی طرح حضور ﷺ کے وقت میں اور بھی واقعات موجود ہیں۔

ایک نابھ صاحب کا واقعہ ہے کہ اس کی والدہ حضور

جسٹس مولانا مفتی محمد تقی عثمانی

اعتکاف کا ٹوٹ جانا

مندرجہ ذیل چیزوں سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے:-

۱۔ جن ضروریات کا پیچھے ذکر کیا گیا ہے ان کے سوا کسی بھی مقصد سے اگر کوئی معنک حدود مسجد سے باہر نکل جائے خواہ یہ باہر نکلنا ایک ہی لمحے کے لئے ہو تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (ہدایہ)

واضح رہے کہ مسجد سے نکلنا اس وقت کہا جائے گا جب پاؤں مسجد سے اس طرح باہر نکل جائیں کہ اسے عرفاً "مسجد سے نکلنا کہا جاسکے" لہذا اگر صرف سر مسجد سے باہر نکل دیا تو اس سے اعتکاف فاسد نہیں ہوگا۔ (ولاد بالخرج و انفضال قلعہا) (مخرج ۲ ص ۳۲۶)

۲۔ اسی طرح اگر کوئی معنک شرعی ضرورت سے باہر نکلے لیکن ضرورت سے فارغ ہونے کے بعد ایک لمحے کے لئے بھی باہر ٹھہر جائے تو اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ (شامی)

۳۔ بلا ضرورت شرعی مسجد سے باہر نکلنا خواہ جان بوجھ کر ہو یا بھول کر یا غلطی سے، ہر صورت اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ البتہ اگر بھول کر یا غلطی سے باہر نکلا ہے تو اس سے اعتکاف توڑنے کا گناہ نہیں ہوگا۔ (شامی)

۴۔ کوئی شخص احاطہ مسجد کے کسی حصے کو مسجد سمجھ کر اس میں چلا گیا، حالانکہ درحقیقت وہ حصہ مسجد میں شامل نہیں تھا تو اس سے بھی اعتکاف ٹوٹ گیا۔ اسی لئے شروع میں عرض کیا گیا ہے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے حدود مسجد اچھی طرح معلوم کر لینی چاہئیں۔

۵۔ اعتکاف کے لئے چونکہ روزہ شرط ہے اس لئے روزہ توڑ دینے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ روزہ کسی عذر سے توڑا ہو یا بلا عذر، جان بوجھ کر توڑا ہو یا غلطی سے ٹوٹا ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔ غلطی سے روزہ ٹوٹنے کا مطلب یہ ہے کہ روزہ توڑا تھا، لیکن بے اختیار کوئی عمل ایسا جو روزے کے مٹانی تھا، مثلاً "صبح صادق طلوع ہونے کے بعد تک کھانا ہے" یا غروب آفتاب سے پہلے یہ سمجھ کر روزہ افطار کر لیا کہ افطار کا وقت ہو چکا ہے، یا روزہ یاد ہونے کے باوجود کلی کرتے وقت غلطی سے پانی حلق میں چلا گیا تو ان تمام صورتوں میں روزہ بھی جاتا رہا اور اعتکاف بھی ٹوٹ گیا۔

لیکن اگر روزہ ہی یاد نہ رہا اور بھول کر کچھ کھا پی لیا تو اس سے روزہ بھی نہیں ٹوٹا اور اعتکاف بھی فاسد نہیں ہوا۔ (در مختار و شامی ج ۲ ص ۳۲۶)

۶۔ جملع کرنے سے بھی اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے خواہ یہ جملع جان بوجھ کر کرے یا سمواً "دن میں کرے یا رات میں" مسجد میں کرے یا مسجد سے باہر، اس سے انزال ہو یا نہ ہو، ہر صورت میں اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

۷۔ بوس و کنار اعتکاف کی حالت میں ناجائز ہے، اور اگر اس سے انزال ہو جائے تو اس سے اعتکاف بھی ٹوٹ جاتا ہے، لیکن اگر انزال نہ ہو تو ناجائز ہونے کے باوجود اعتکاف نہیں ٹوٹتا۔ (ہدایہ)

کن صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے؟

مندرجہ ذیل صورتوں میں اعتکاف توڑنا جائز ہے:-

۱۔ اعتکاف کے دوران کوئی ایسی بیماری پیدا ہوگئی جس کا علاج مسجد سے باہر نکلے بغیر ممکن نہیں تو اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (شامی)

۲۔ کسی ڈوبے یا جلنے ہوئے آدمی کو بچانے یا آگ بجھانے کے لئے بھی اعتکاف توڑ کر باہر نکل آنا جائز ہے۔ (ایضاً)

۳۔ ماں باپ یا بیوی بچوں میں سے کسی کی سخت بیماری کی وجہ سے بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

۴۔ کوئی شخص زبردستی باہر نکل کر لے جائے مثلاً حکومت کی طرف سے گرفتاری کا وارنٹ آجائے تو بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔ (شامی)

۵۔ اگر کوئی جنازہ آجائے اور نماز پڑھنے والا کوئی اور نہ ہو تب بھی اعتکاف توڑنا جائز ہے۔

(فتح القدیر ص ۳۱۸ ج ۲)

ان تمام صورتوں میں باہر نکلنے سے گناہ تو نہیں ہوگا، لیکن اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

(المحرر الرافعی ص ۳۲۶ ج ۲)

اعتکاف ٹوٹنے کا حکم

۱۔ مذکورہ بالا وجوہ میں سے جس وجہ سے بھی اعتکاف مسنون ٹوٹا ہو، اس کا حکم یہ ہے کہ جس دن میں اعتکاف ٹوٹا ہے صرف اس دن کی قضا واجب ہوگی، پورے دس دن کی قضا واجب نہیں (شامی) اور اس ایک دن کی قضا کا طریقہ یہ ہے کہ اگر اسی رمضان میں وقت باقی ہو تو اسی رمضان میں کسی دن غروب آفتاب سے اگلے دن غروب آفتاب تک قضا کی نیت سے اعتکاف کر لیں، اور اگر اس رمضان میں وقت باقی نہ ہو یا کسی وجہ سے اس میں اعتکاف ممکن نہ ہو تو رمضان کے علاوہ کسی بھی دن روزہ رکھ کر ایک دن کے لئے اعتکاف کیا جاسکتا ہے۔ اور

مکروہات اعتکاف

اعتکاف کی حالت میں مندرجہ ذیل امور مکروہ ہیں:-

۱۔ بالکل خاموشی اختیار کرنا۔ کیونکہ شریعت میں بالکل خاموش رہنا کوئی عبادت نہیں، اگر خاموشی کو عبادت سمجھ کر کرے گا تو بدعت کا گناہ ہو گا، البتہ اگر اس کو عبادت نہیں سمجھے، لیکن گناہ سے اجتناب کی خاطر حتی الامکان خاموشی کا اہتمام کرے تو اس میں کچھ حرج نہیں ہے (در مختار) البتہ جہاں ضرورت ہو وہاں بولنے سے پرہیز نہ کرنا چاہئے۔

۲۔ فضول اور بلا ضرورت باتیں کرنا بھی مکروہ ہے، ضرورت کے مطابق تھوڑی بہت گفتگو تو جائز ہے لیکن مسجد کو فضول گوئی کی جگہ بنانے سے احتراز لازم ہے۔ (سنن الحاق)

۳۔ سالن تجارت مسجد میں لا کر بیچنا بھی مکروہ ہے۔

۴۔ اعتکاف کے لئے مسجد کی اتنی جگہ گھیر لینا جس سے دوسرے معکین یا نمازیوں کو تکلیف پہنچے۔

۵۔ اجرت پر کتابت کرنا یا کپڑے سینا یا تعلیم دینا بھی ممکن کے لئے فقہاء نے مکروہ لکھا ہے۔ (بحر ص ۳۲۷ ج ۲) البتہ جو شخص اس کے بغیر ایام اعتکاف کی روزی بھی کمانہ سکتا ہو۔ اس کے لئے بیع پر قیاس کر کے گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ واللہ اعلم۔

عورتوں کا اعتکاف

۱۔ اعتکاف کی فضیلت صرف مردوں کے لئے خاص نہیں، بلکہ عورتیں بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتی ہیں، لیکن عورتوں کو مسجد میں اعتکاف کرنا نہیں چاہئے۔ بلکہ ان کا اعتکاف گھری میں ہو سکتا ہے، اور وہ اس طرح کہ گھر میں جو جگہ نماز پڑھنے اور عبادت کے لئے بنائی ہوئی ہو، اسی جگہ اعتکاف میں بیٹھ جائیں، اور اگر پہلے سے گھر میں ایسی کوئی جگہ مخصوص نہ ہو تو اعتکاف سے پہلے ایسی کوئی جگہ بنالیں، اور اس میں اعتکاف کر لیں۔ (شامی)

۲۔ اگر گھر میں نماز کے لئے کوئی مستقل جگہ بنی ہوئی نہ ہو، اور کسی وجہ سے ایسی جگہ مستقل طور

اور جس قدر وقت ملے نوافل پڑھنے، تلاوت قرآن اور دوسری عبادتوں اور اذکار و تسبیحات میں وقت گزارنا چاہئے۔ نیز علم دین کے پڑھنے پڑھانے، وعظ و نصیحت کرنے اور دینی کتابوں کے پڑھنے میں بھی نہ صرف یہ کہ کوئی حرج نہیں، بلکہ موجب ثواب ہے۔

مباحات اعتکاف

اعتکاف کی حالت میں مندرجہ ذیل کام بلا کرہت جائز ہیں:-

۱۔ کھانا پینا

۲۔ سونا

۳۔ ضروری خرید و فروخت کرنا بشرطیکہ سودا مسجد میں نہ لایا جائے، اور خرید و فروخت ضروریات زندگی کے لئے ہو۔ لیکن مسجد کو باقاعدہ تجارت گاہ بنانا جائز نہیں۔ (قاضی خاں)

۴۔ حجامت کرانا (لیکن بال مسجد میں نہ کریں)

۵۔ بات چیت کرنا (لیکن فضول گوئی سے پرہیز ضروری ہے (شامی))

۶۔ نکاح یا کوئی اور عقد کرنا (بحر ص ۳۲۶ ج ۲)

۷۔ کپڑے بدلنا، خوشبو لگانا، سر میں تیل لگانا (خلاۃ المسلمین ص ۳۶۹ ج ۱)

۸۔ مسجد میں کسی مریض کا معائنہ کرنا اور نسخہ لکھنا یا دوا پہنچانا (فتاویٰ دارالعلوم جدید ص ۵۰۱ ج ۶)

۹۔ قرآن کریم یا دینی علوم کی تعلیم دینا۔ (شامی ص ۱۸۵ ج ۲)

۱۰۔ کپڑے دھونا اور کپڑے سینا (مصنف ابن ابی شیبہ عن عطاء ص ۹۳ ج ۳) البتہ کپڑے دھوتے وقت پانی مسجد سے باہر گرے اور خود مسجد میں رہیں۔ یہی حکم برتن دھونے کا بھی ہے۔

۱۱۔ ضرورت کے وقت مسجد میں ریح خارج کرنا۔ (شامی)

نیز جتنے اعمال اعتکاف کے لئے مفید یا مکروہ نہیں ہیں اور فی غلہ بھی حلال ہیں وہ سب اعتکاف کی حالت میں جائز ہیں۔

اگلے رمضان میں قضا کرے تو بھی قضا صحیح ہو جائے گی لیکن زندگی کا کچھ مجروسہ نہیں۔ اس لئے جلد از جلد قضا کرنی چاہئے۔

۲۔ اعتکاف مسنون ٹوٹ جانے کے بعد مسجد سے باہر نکلنا ضروری نہیں بلکہ عشرہ اخیرہ کے باقی ماندہ ایام میں نفل کی نیت سے اعتکاف جاری رکھا جاسکتا ہے، اس طرح سنت مکروہ تو ادا نہیں ہوگی، لیکن نفل اعتکاف کا ثواب ملے گا، اور اگر اعتکاف کسی غیر اختیاری بھول چوک کی وجہ سے ٹوٹا ہے تو عجب نہیں کہ اللہ تعالیٰ عشرہ اخیرہ کے مسنون اعتکاف کا ثواب بھی اپنی رحمت سے عطا فرمادیں۔ اس لئے اعتکاف ٹوٹنے کی صورت میں بہتر یہی ہے کہ عشرہ اخیرہ ختم ہونے تک اعتکاف جاری رکھیں، لیکن اگر کوئی شخص اس کے بعد اعتکاف جاری نہ رکھے تو یہ بھی جائز ہے، اور یہ بھی جائز ہے کہ جس دن کا اعتکاف ٹوٹا ہے اس دن باہر چلا جائے اور اگلے دن سے بہ نیت نفل پھر اعتکاف شروع کر دے۔

۳۔ ایک دن کے اعتکاف کی قضا کا طریقہ اگرچہ فقہاء نے صاف صاف نہیں لکھا، لیکن قواعد سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ اگر اعتکاف دن میں ٹوٹا ہو تو صرف دن دن کی واجب ہوگی یعنی قضا کے لئے صبح صادق سے پہلے داخل ہو، روزہ رکھے، اور اسی روز شام کو غروب آفتاب کے وقت نفل آئے، اور اگر اعتکاف رات کو ٹوٹا ہے تو رات اور دن دونوں کی قضا کرے، یعنی شام کو غروب آفتاب سے پہلے مسجد میں داخل ہو، رات بھر وہاں رہے، روزہ رکھے، اور اگلے دن غروب آفتاب کے بعد مسجد سے باہر نکلے۔

(کیونکہ یہ اعتکاف واجب ہے اور اعتکاف منذور کا حکم یہی ہے)

آداب اعتکاف

اعتکاف کا مقصد چونکہ یہ ہے کہ انسان دوسرے تمام مشاغل سے کنارہ کش ہو کر اللہ تعالیٰ ہی کی یاد کی طرف اپنے آپ کو لگائے، اس لئے اعتکاف کے دوران غیر ضروری کاموں اور باتوں سے بچنا چاہئے،

بھی اپنی جگہ سے ہٹنا جائز نہیں۔ اس لئے عورتوں کو چاہئے کہ اعتکاف میں بیٹھنے سے پہلے ان تمام مسائل کو اچھی طرح سمجھ لیں جو اعتکاف مسنون کے عنوان کے تحت پیچھے بیان کئے گئے ہیں۔

۱۰۔ عورتیں اعتکاف کے دوران اپنی جگہ بیٹھے بیٹھے سینے پر دے کا کام کر سکتی ہیں گھر کے کاموں کے لئے دوسروں کو ہدایات بھی دے سکتی ہیں، مگر خود اٹھ کر نہ جائیں۔ نیز ہمت یہ ہے کہ اعتکاف کے دوران ساری توجہ تلاوت، ذکر، تسبیحات اور عبادت کی طرف رہے، دوسرے کاموں میں زیادہ وقت صرف نہ کریں۔

تفصلاً کر لے۔ (حاشیہ ہشتی زیور ص ۱۹ ج ۳)
۸۔ عورت نے گھر کی جس جگہ اعتکاف کیا ہو وہ اس کے لئے اعتکاف کے دوران مسجد کے حکم میں ہے، وہاں سے شرعی ضرورت کے بغیر ہٹنا جائز نہیں، وہاں سے اٹھ کر گھر کے کسی اور حصے میں بھی نہیں جاسکتی۔ اگر چاہے تو اعتکاف ٹوٹ جائے گا۔

۹۔ عورت کے لئے بھی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنے کے وہی احکام ہیں جو مردوں کے ہیں، جن ضروریات کی وجہ سے مردوں کے لئے مسجد سے نکلنا جائز ہے، ان ضروریات کے لئے عورتوں کو بھی اپنی اعتکاف کی جگہ سے ہٹنا جائز ہے، اور جن کاموں کے لئے مردوں کو مسجد سے نکلنا جائز نہیں، ان کے لئے عورتوں کو

سے ہٹنا بھی ممکن نہ ہو، تو گھر کے کسی بھی حصے کو عارضی طور پر اعتکاف کے لئے مخصوص کر کے وہاں عورت اعتکاف کر سکتی ہے (عالمگیریہ ص ۲۸ ج ۱)

۱۱۔ اگر عورت شادی شدہ ہو تو اعتکاف کے لئے شوہر سے اجازت لینا ضروری ہے، شوہر کی اجازت کے بغیر بیوی کے لئے اعتکاف کرنا جائز نہیں ہے (شامی) لیکن شوہروں کو چاہئے کہ وہ بلاوجہ عورتوں کو اعتکاف سے محروم نہ کریں، بلکہ اجازت دے دیا کریں۔

۱۲۔ اگر عورت نے شوہر کی اجازت سے اعتکاف شروع کر دیا، بعد میں شوہر منع کرنا چاہے تو اب منع نہیں کر سکتا، اور اگر منع کرے گا تو بیوی کے ذمہ اس کی تعمیل واجب نہیں (عالمگیریہ ص ۲۸ ج ۱)

۱۳۔ عورت کے اعتکاف کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ حیض (ایام ماہواری) اور نفاس سے پاک ہو۔

۱۴۔ لہذا عورت کو اعتکاف مسنون شروع کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہئے کہ ان دنوں میں اس کی ماہواری کی تاریخیں آنے والی تو نہیں ہیں، اگر تاریخیں رمضان کے آخری عشرے میں آنے والی ہوں تو مسنون اعتکاف نہ کرے، ہاں تاریخیں شروع ہونے سے پہلے پہلے تک نفلی اعتکاف کر سکتی ہے۔

۱۵۔ اگر کسی عورت نے اعتکاف شروع کر دیا، پھر اعتکاف کے دوران ماہواری شروع ہو گئی تو اس پر واجب ہے کہ ماہواری شروع ہوتے ہی فوراً اعتکاف چھوڑ دے، اس صورت میں جس دن اعتکاف چھوڑا ہے، صرف اس دن کی قضا اس کے ذمے واجب ہوگی، جس کا طریقہ یہ ہے کہ ماہواری سے پاک ہونے کے بعد کسی دن روزہ رکھ کر اعتکاف کر لے، اگر رمضان کے دن باقی ہوں تو رمضان میں قضا کر سکتی ہے، اس صورت میں رمضان کا روزہ ہی کافی ہو جائے گا۔ لیکن اگر پاک ہونے پر رمضان ختم ہو جائے تو رمضان کے بعد کسی دن خاص طور پر اعتکاف ہی کے لئے روزہ رکھ کر ایک دن اعتکاف کی

بقیہ:

لکھناؤنی سازش

(بین القرآن ص ۱۳۲)

ہم یہاں انہیں چند نمونوں پر اکتفا کرتے ہیں، ورنہ یہ تفسیر جن تین ضخیم جلدوں میں انہیں نولور تفسیر سے بھری ہوئی ہے۔

اس جگہ سلیم الفطرت انسان کے دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا صحابہ کرامؓ جو قرآن مجید کے مخاطب اول تھے اور قرآن ان کی زبان میں نازل ہوا تھا اور صحبت نبوی سے انہوں نے قرآن مجید کا صحیح فہم حاصل کیا تھا۔ ان آیات کے یہی معانی سمجھتے تھے۔ (جو مولوی محمد علی لاہوری اپنی تفسیر بیان القرآن میں بیان کئے ہیں) اور اسی طرح کیا تابعین اور ان کے بعد اہل زبان اور علماء مفسرین میں سے کسی نے ان آیات اور الفاظ کے یہ معنی سمجھے؟

اثبات میں تو اس کا جواب دینا مشکل ہے اس لئے کہ حقدمین کا تفسیری ذخیرہ ہمارے سامنے ہے۔ ان میں کہیں اس کا وجود نہیں اور خود اس زمانہ کے اہل عربیت اور ادباء کا ذہن بھی ان معانی کی طرف منتقل نہیں ہو سکتا۔ پھر اگر واقعہ یہ ہے کہ نزول قرآن کے تیرہ سو برس بعد ایک عجمی کے ذہن میں پہلی مرتبہ ان

آیات و الفاظ کے یہ معنی آئے ہیں۔ اس کا مطلب تو یہ ہوا کہ قرآن مجید کی آیت تیرہ سو برس تک معما بنی رہیں اور اس کی ہدایت تیرہ سو برس کے بعد شروع ہوئی۔ الفاظ کے ظاہری اور کثیر الاستعمال معنی عربیت کے اصول و قواعد، قرآن کے مخاطبین اولین کے فہم، آیات کے سیاق و سباق اور احادیث صحیحہ سے صرف نظر کر کے قرآن مجید کی تفسیر کرنا، قرآن مجید کی تحریف معنوی اور تلاعب بالقرآن (قرآن کو کھیل بیلانا ہے) جو الحاد کا دروازہ کھولتا ہے اور کلام الہی کو تختہ مشق اور بازیچہ اطفال الفاظ بیلانا ہے۔ اور امت کے بہترین افراد اور بہترین زمانہ کے باطنی اور جمالت کا ثبوت ہے۔

مرزا غلام احمد نے سرسید کی تفسیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا تھا (مولوی محمد علی لاہوری کی تفسیر بیان القرآن پر بھی اس سے بہتر تبصرہ ممکن نہیں) جو تو ملیں قرآن کریم کی نہ خدا نے تعالیٰ کے علم تمہیں نہ اس کے رسول کے علم میں نہ صحابہ کے علم میں نہ اولیا اور قسبوں اور غوثوں اور ابدال کے علم میں اور نہ ان پر دلالت النص نہ اشارۃ النص وہ سید صاحب کو سوچیں۔

(دافع ابوسلوس مقدمہ حقیقت اسلام)

(روحانی خزائن ج ۵ ص ۷۷)

خلد محمود، دارالعلوم کراچی

عیسائی حضرات کے لئے لمحہ فکریہ

انسانی حقوق

بت پرستی کرتے تھے، بیگانہ عورتوں پر عاشق ہوتے تھے، اور تو اور اپنی ہوسخیوں سے زنا تک کر لیا کرتے تھے، (معاذ اللہ) "نقل کفر کفر نباشد" عیسائیت کے عقیدہ کفارہ کو سامنے رکھ کر اوپر مذکور انبیاء عظیم السلام کا مقام حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک نہیں آسکتا، کیونکہ اول تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام عیسائی حضرات کے عقیدہ کے مطابق معبود ہیں، دوسرا یہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے عیسائی روایات کے تحت انسان کے "موروثی گناہ" کے لئے جو "صلیبی کفارہ" دے گئے ہیں، جو عیسائیت کی بنیاد اور جڑ ہے، جس پر ہنسند کی صورت میں ایمان لاتے ہوئے بعد موت انسان ہمیشہ ہمیشہ کی ابدی زندگی (جنت) پائے گا، مگر مقام افسوس اور حیرت ہے کہ اس صلیبی کفارہ کی بنا پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام جیسے عظیم پیغمبر کو بائبل مقدس "لعنتی" قرار دیتی ہے، لہذا پولس رسول گیلیوں کے نام اپنے خط میں لکھتا ہے، "مجھ جو ہمارے لئے لعنتی بنا اس نے ہمیں مول لے کر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کیونکہ لکھا ہے کہ جو کوئی لکڑی پر لٹکایا گیا وہ لعنتی ہے" "نقل کفر کفر نباشد" (گیلیوں باب ۳ آیت ۱۳)

لیکن دوسری جانب نبی کریم ﷺ پر نازل ہونے والی کتاب قرآن مجید فرقان حید کی سورہ فاتحہ سے لے کر الاناس تک مطالعہ کرنے والے چاہے وہ مسلمان ہوں، یا عیسائی یہ بات خوب اچھی طرح جانتے ہیں کہ قرآن مجید اول طور پر درس توحید کا سبق دیتے ہوئے تمام انبیاء کرام کے فضائل

انبیاء عظیم السلام سے انسانوں کا روحانی رشتہ ہے ان کے احترام و آداب کے لیے یہ ضروری ہے کہ ان پر ایمان لاتے ہوئے ان سے سچی محبت قائم کی جائے۔ کیونکہ انبیاء عظیم السلام تمام انسانوں سے جٹ کر اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقرب بندے ہونے کے ساتھ ساتھ تمام قسم کے عیوب سے پاک اور معصوم ہوتے ہیں۔

نیز ان کا ہر عمل بھلائی اور اللہ تعالیٰ کے خاص احکامات کے ساتھ منسلک ہوتا ہے، اور ان کے اعمال سے نکلنے والی روشنی انسانوں کی ہدایت اور آخرت کی ابدی فلاح و بہبود کا سامان ہوتی ہے، لہذا ان کی خاص عظمت اور خاص شان کی بنا پر ان کا انکار یا ان کی توہین و تنقیص انسان کو ایمان کی روشنی سے گرا کر بے ایمانی اور گمراہی کی تاریک کھائیوں میں پھینک دیتی ہے۔

دوسری جانب قرآن مجید فرقان حید اور بائبل میں جن انبیاء کرام کا تذکرہ مشترکہ طور پر ملتا ہے اس میں عیسائیت نے انبیاء کرام عظیم السلام کی سیرت کی وہ عامیانہ اور سوقیانہ تصویر کشی کی ہے کہ عام انسانوں کی معاشرتی اور گھریلو زندگی ان کی سیرت کے مقام سے کہیں اونچی نظر آنے لگتی ہے۔

مثلاً، "حضرت لوط علیہ السلام" حضرت نوح علیہ السلام، حضرت داؤد علیہ السلام، حضرت سلیمان علیہ السلام اور دیگر عظیم انبیاء کرام عظیم السلام کے بارے میں بائبل مقدس ہمیں یہ اطلاع دیتی ہے کہ یہ انبیاء کرام "جنت" بولتے تھے، شراب پیتے تھے،

اللہ تعالیٰ نے اس دنیا میں جہاں جہاں انبیاء عظیم السلام کو گمراہ اقوام کو "صراط مستقیم" کی طرف بلانے کے لیے بھیجا، ان انبیاء کرام کی حیثیت ان گمراہ اقوام کے لیے "روحانی باپوں" کی رہی اور ان انبیاء کرام کو جو شریعت عطا ہوئی اس کی حیثیت "روحانی ماں" کی رہی ہے، اور اسی روحانیت کی بنا پر انسان کو "معبود حقیقی" (اللہ تعالیٰ) کی پہچان نصیب ہوئی، لہذا معلوم ہوا کہ "خونی رشتے" سے اہم روحانی رشتہ ہے۔

اسی حقیقی پہچان کے سلسلے میں "دین اسلام" کا یہ اصول ہے کہ جہاں اول طور پر اللہ تعالیٰ کی "واحدانیت" کا اقرار انتہائی ضروری ہے، وہاں ہی یوم آخرت پر ایمان، فرشتوں پر ایمان، مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر ایمان، تمام آسمانی کتب پر ایمان، اور حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر خاتم الانبیاء آخضر ﷺ تک تمام انبیاء پر ایمان لانا "اصل بنیاد" اور مکمل ایمان ہے۔

ایمانیات کے ان اصولوں میں سے کسی ایک کا بھی انکار ایک مسلمان کے لیے دائرہ اسلام سے اخراج کے لئے کافی ہے، نیز اسی اصول کی روشنی میں اگر کوئی مسلمان ایمانیات کے تمام حصوں کا اقرار کرے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کرے یا ان پر ایمان لانے کو ضروری خیال نہ کرے، یا عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ کسی بھی اور نبی و رسول کا انکار کرے تو ایسا شخص قرآن و حدیث کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج ہے۔

اور یہ کہی بہترین اور اصون بات ہے کہ جن

و مناقب سے بھرا ہوا ہے جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی خصوصیت کے ساتھ شامل ہیں۔

اب یہاں میں اپنے عیسائی دوستوں سے بحیثیت نو مسلم یہ سوال کرتا ہوں، وہ یہ کہ بائبل اور قرآن مجید میں جن انبیاء علیہم السلام کا تذکرہ مشترکہ طور پر پایا جاتا ہے، ان میں تمام انبیاء علیہم السلام کی عزت ناموس اور عظمت کو سامنے رکھتے ہوئے، دین اسلام نے ان انبیاء کرام پر ایمان لانا اور ان سے روحانی محبت رکھنا ایمان کی شرط قرار دیا ہے، جن میں عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔

تو پھر کیا وجہ ہے کہ عیسائی حضرات آقا دو جہاں نبی کریم ﷺ کی سیرت پر، آپ کے اصحاب رضوان اللہ علیہم اجمعین پر، ازواج مطہرات پر، حقائق سے پردہ پوشی کرتے ہوئے کچھ اچھالتے ہیں، کیا انصاف کے معیار پر کوئی اہل دانش یہ بات قبول کرے گا؟ ہرگز نہیں، اسے صرف اور صرف ہٹ دھرمی اور مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو مجروح کرنا ہی کہا جائے گا۔

اس ضمن میں یہ بات بھی قاتل غور ہے کہ جب مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرتے ہوئے خود کو ”مسح موعود“ ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی تھی، تو یہ علماء اہل اسلام ہی تھے جنہوں نے نہ صرف عملی طور پر ختم نبوت کے پلیٹ فارم سے جوا کیا، بلکہ تقریری اور تحریری طور پر عیسیٰ علیہ السلام کی عزت و ناموس کا دفاع کرتے ہوئے مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے حواریوں کو دنیا کے سامنے محض اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ذلیل و خوار کر دیا، اور پاکستان میں ان کے باطل عقائد کی بنا پر انہی علماء اہل اسلام کی کوششوں سے ان کو کافر قرار دے دیا گیا۔

کیا یہ باتیں عیسیٰ علیہ السلام سے مسلمانوں کی روحانی محبت کی کھلی دلیل نہیں؟

لہذا کیا وجہ ہے کہ عیسائی حضرات دین اسلام کو بدنام کرنے اور آقا دو جہاں ﷺ کی ذات

اقدس پر کچھ اچھالنے سے کیوں باز نہیں آتے،

اور جب اہل اسلام آقا دو جہاں ﷺ کی ذات اقدس اور دین اسلام کی بھیانک تصویر کشی کرنے والے متعصب عیسائیوں کے خلاف قانونی کارروائی کرنے لگتے ہیں، تو پوری عیسائی دنیا مسلمانوں کے خلاف سرپا احتجاج بن جاتی ہے، جلے کیے جاتے ہیں، جلوس نکالے جاتے ہیں، انسانی حقوق کے نام پر اپنی بے بسی کا نمائش رونا رویا جاتا ہے، حتیٰ کہ مغربی سیاست تک اقلیتی تحفظ اور مسئلہ کی تحقیق کے نام سے مسلمانوں کی قانونی چار اچھائی روکنے کے لئے کود پڑتی ہے۔

اور انسانی حقوق کی تنظیمیں ایڑی چوٹی کا زور لگاتی ہیں، تاکہ ایسے تمام قوانین ختم کر دیے جائیں، جو مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا تحفظ کرنے کے ساتھ ساتھ آقا دو جہاں نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر کچھ اچھالنے والوں کے لیے بنائے گئے ہیں، مگر میں سوال کرتا ہوں عیسائی حضرات سے اور انسانی حقوق کی تنظیموں سے کہ کیا؟ مسلمانوں کے مذہبی جذبات کو نہیں پہنچانا، اور آقا دو جہاں نبی کریم ﷺ کی شان اقدس میں گنجی انسانی حقوق کی سخت ترین خلاف ورزی نہیں، اس سے بڑھ کر انسانی حقوق کی خلاف ورزی اور کیا ہو سکتی ہے کہ جو عظیم ہستی (ﷺ) تمام دنیا کے انسانوں کی عزت اور جان و مال کی حفاظت اور تحفظ کے حقوق اور قوانین لائی، آج اسی عظیم ہستی کے حقوق پامال کیے جا رہے ہیں، نیز کیا عیسائی حضرات اس بات کو نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں کے مذہبی جذبات پر حملہ اور نبی کریم ﷺ کی توہین و تنقیص، مسلمانوں اور عیسائیوں کے درمیان کسی بڑے مذہبی خلفشار کا موجب بن سکتی ہے،

کیونکہ ایک مسلمان کبھی بھی یہ بات برداشت نہیں کرے گا کہ پاکستان میں عیسائیت کو اقلیتی اعتبار سے مکمل مذہبی آزادی اور تحفظ حاصل ہو اور اس کے باوجود عیسائیت مسلمانوں کے مذہبی جذبات کا

خیال نہ کرے،

لہذا کسی بڑی مذہبی آگ کو ہوا دینے والے متعصب عیسائی عناصر کے خلاف قانونی کارروائی ہم مسلمانوں کا بھرپور جائز حق ہے اور اس سلسلے میں امن پسند عیسائی حضرات کو بھی مسلمانوں کی حمایت میں آواز بلند کرنی چاہیے، تاکہ آئندہ کے لئے اس قسم کے شرپسند لوگوں کا مکمل طور پر خاتمہ کیا جاسکے، اور یہ بات عین انسانی حقوق کے مطابق ہے۔ و امین اللہ العالی

بقیہ: تین بہاریں

۱۔۔۔ قرض۔ ۲۔۔۔ فرض۔ ۳۔۔۔ مرض
تین چیزیں دل کے خلوص کے ساتھ کرو۔
۱۔۔۔ دعا۔ ۲۔۔۔ رحم۔ ۳۔۔۔ کرم
انتظار نہ کرنے والی تین چیزیں۔

تین چیزیں کسی کا انتظار نہیں کرتیں۔
۱۔۔۔ موت۔ ۲۔۔۔ وقت۔ ۳۔۔۔ گاہک

تین جدا ہونے والی چیزیں
تین چیزیں ہر ایک کی جدا ہوتی ہیں۔
۱۔۔۔ صورت۔ ۲۔۔۔ سیرت۔ ۳۔۔۔ قسمت۔

پردہ کی تین چیزیں
تین چیزیں پردہ چاہتی ہیں۔
۱۔۔۔ دولت۔ ۲۔۔۔ عورت۔ ۳۔۔۔ کھانا
ذلیل کرنے والی تین چیزیں۔

تین چیزیں انسان کو ذلیل کرتی ہیں
۱۔۔۔ چوری۔ ۲۔۔۔ جھوٹ۔ ۳۔۔۔ چغل
ڈری

گم نہ ہونے والی تین چیزیں
تین چیزیں ایسی ہیں کہ کوئی دوسرا چرائیں نہ سکے۔
۱۔۔۔ علم۔ ۲۔۔۔ ہنر۔ ۳۔۔۔ عقل

قسط نمبر ۳

محمد یعقوب خان ی۔ دارالافتاء ختم نبوت کراچی

قادیانیت کا اسلام کے مقابل گناہی سازش

سے تعلق رکھتا ہے اور جس کی موجودگی جائزہ کے وقت ضروری تھی کیونکہ پرندوں سے خبر سنانی کا ہی کام لیا جاتا تھا۔ تو حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب پرندوں کو طلب کیا تاکہ سب سالنوں کی حالت سے واقفیت حاصل کریں تو افسر محکمہ کو غائب پایا تو فرمایا: ہد کہاں ہے؟ اور پرندوں اور جانوروں کے ناموں پر انسانوں کے نام عام طور پر رکھے جاتے ہیں۔ فاکس (فون) اور ولف (بھینسا) وغیرہ آج مذہب قومیں میں بھی اپنے نام رکھتی ہیں اور ہندوؤں میں طوطا رام اور مسلمانوں میں شیر اور باز بلکہ شیر باز عام نام ہیں۔ عرب میں بھی ایسے نام رکھ لئے جاتے تھے جیسے اسد وغیرہ۔

(بیان القرآن ص ۱۰۲)

قل اوحی الی انہ اسمع نغم من الجن فقالوا اناسمعنا فمر آنا عجباً ○ (الجن ۸)

یہاں جن سے مراد خدا کی وہی مخلوق ہے جو عام طور سے نظروں سے مخفی رہتی ہے..... اور جس کا ثبوت قرآن و حدیث تواتر اور مشاہدہ سے ہے۔ اس آیت میں مفسرین کے نزدیک اس واقعہ کی طرف اشارہ ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ صبح کی نماز میں قرآن پڑھ رہے تھے جن کی اوہر کو گزرے اور قرآن کی آواز پر فریفتہ ہو کر سچے دل سے ایمان لے آئے پھر اپنی قوم میں جا کر سب ماجرا بیان کیا۔

لیکن مولوی محمد علی مرزا نے لغت عرف کلام عرب اور تفسیر مشہور کے برخلاف جن سے مراد یہودی قومیں لی ہیں وہ لکھتا ہے:

جن سے مراد انسان ہی ہیں۔ چونکہ یہ باہر کے لوگ تھے جو اہل عرب کی نظر سے مخفی تھے۔ اس لئے انہیں جن کہا گیا ہے اور یہ جن یہودی تھے۔

ماہ صلی ۱۳

دوسری جگہ لے جاتا ہے منطق الطیر ہی کھائے گا۔ (بیان القرآن صفحہ ۱۰۷)

انگی آیت حنی اذانوا علی وانا النمل قالت نملة یا یہا النمل ادخلوا مساکنکم ○

واوی النمل سے مشہور تفسیر نبویوں کا گھون تمام مفسرین نے یہی مراد لیا ہے۔ مولوی محمد علی کے نزدیک ایک عرب قبیلہ بنی نملہ نام کی واوی تھی اور نملہ سے مراد اس کا ایک فرد تھا وہ لکھتا ہے:

یہ کوئی قوم تھی جن کو علم ہوا کہ حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی افواج کے ساتھ آرہے ہیں تو انہوں نے کہا کہ ایسا نہ ہو کہ ہم خواہ مخواہ مخالف سمجھ کر مارے جائیں۔ (بیان القرآن ص ۱۰۹)

ہدم کان من الغائبین ○ (النمل ۲)

اور خبر لی اڑتے جانوروں کی تو کہا گیا ہے جو میں نہیں دیکھتا ہد کیا ہے وہ غائب۔

قدیم زمانہ سے اس وقت تک سب نے ہد سے مراد مخصوص پرندہ سمجھا ہے اور سیاق و سباق بھی یہی بتاتا ہے۔ اس لئے کہ اوپر حضرت سلیمان علیہ السلام کے پرندوں کی زبان جاننے کا ذکر ہے اور پرندوں ہی کا اس موقع پر وہ جائزہ لے رہے ہیں۔ ونفقد الطیر لیکن چونکہ اس واقعہ میں ایک غرابت اور خارق عادت بات ہے کہ پرندہ سے کوئی انسان بات چیت کرے اور اس کا محاسبہ کرے اور وہ اپنی کارگزاری پیش کرے۔ اس لئے مولوی محمد علی کے نزدیک ہد سے حضرت سلیمان علیہ السلام کے سینہ خبر رسائی کا افسر اعلیٰ یا خفیہ پولیس کا انسپکٹر جنرل مراد ہے۔ وہ لکھتا ہے:

ہد کسی شخص کا نام ہے جو اس محکمہ خبر رسائی

۳..... قرآن مجید نے حضرت مسیح علیہ السلام کا یہ قول بار بار دہرایا ہے:

انی اخلق لکم من الطیر کھینۃ الطیر فانمق فیہ فیکون طیرا باذن اللہ (سورۃ آل عمران ۶) کہ میں بطور معجزہ اور ثبوت نبوت کے تمہارے سامنے مٹی کے جانور بناتا ہوں اور پھر ان کو چھوٹک مار کر ہوا میں اڑاتا ہوں۔ اس میں بے جان چیزوں میں روح ڈالنے کے معجزہ سے بچنے کے لئے مولوی محمد علی نے اس آیت کو تمام تر استعارات پر مشتمل بتایا ہے۔ وہ لکھتا ہے:

برنگ استعارہ یہاں طیر سے مراد ایسے لوگ ہیں جو زمین اور زمینی چیزوں سے اوپر اٹھ کر خدا کی طرف پرواز کر سکیں اور یہ بات آسانی سے سمجھ میں آسکتی ہے کہ کس طرح نبی کے نفخ سے انسان اس قابل ہو جاتا ہے کہ وہ زمینی خیالات کو ترک کر کے عالم روحانیت میں پرواز کرے۔

(بیان القرآن صفحہ ۲۱۸ جلد ۱)

۴..... سورۃ النمل میں فرمایا:

یا یہا الناس علمنا منطقاً ○ (النمل ۲)

حضرت سلیمان علیہ السلام نے تحدیث نعت کے طور پر فرمایا: اے لوگوں! ہمیں پرندوں کی بولی سکھائی گئی ہے اور ہمیں ہر ایک چیز دی گئی۔

چونکہ کسی انسان کا پرندوں کی بولی سمجھنا عام مشاہدات و تجربات کے خلاف ہے اس لئے مولوی محمد علی نے اس سے نامہ بری مراد لیا ہے وہ لکھتا ہے: ”سلطنت کے سالنوں میں بالخصوص قدیم زمانہ میں سب سے بڑا کام جو پرندوں سے لیا جاتا تھا وہ نامہ بری کا تھا تو مجازاً وہ نامہ جو پرندہ ایک جگہ سے

ترتیب:۔ قاضی محمد اسحاق مڑنگی ماسکو

انسان کو تین بہاریں زندگی میں ایک بار ملتی ہیں

(بخاری و مسلم) بحوالہ نوائے دین اگست ۱۹۹۹ء ص ۶

برکت ہوتی ہے۔

۱۔۔۔ وعدہ پر عمل پہنچنا

۲۔۔۔ شرکت

۳۔۔۔ گیہوں میں جو ملا لیں۔ گھر کے لئے بیچنے کے لئے نہیں۔ (ابن ماجہ)

علم تین ہیں

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا علم تین ہیں۔

۱۔۔۔ محکم آیت قرآنی

۲۔۔۔ سنت ثابتہ

۳۔۔۔ اجتہاد۔ اور اس کے علاوہ جو کچھ ہے غیر ضروری ہے۔ (ابن ماجہ، ابو داؤد)

تین قسم کے لوگ شفاعت کریں گے

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین گروہ قیامت کے دن شفاعت کریں گے۔

۱۔۔۔ انبیاء۔ ۲۔۔۔ پھر علماء۔ ۳۔۔۔ پھر شہداء (ابن ماجہ)

تین مرتبہ لوگ اللہ کی عدالت میں پیش ہوں گے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے حضور میں تین مرتبہ لوگوں کو پیش کیا جائے۔

۱۔۔۔ پہلی مرتبہ منافقہ کے لئے۔

۲۔۔۔ دوسری مرتبہ اعتراف اور عذر کے لئے۔

تین چیزیں ترقی میں رکاوٹ ہیں

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ تین چیزیں آدمی کو بلند مقامات پر نہیں جانے دیتیں۔

۱۔ کم ہمتی۔ ۲۔ کم حوصلگی۔ ۳۔ اور ارادے کی ناپختگی۔

انسان کی عظمت والی تین چیزیں

حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا۔ تین چیزیں انسان کی عظمت کو بیان کرتی ہیں۔

۱۔۔۔ خوش خلقی۔

۲۔۔۔ غصہ پر ضبط کرنا

۳۔۔۔ بری نظر سے بچنا

تین چیزیں پشیمانی لاتی ہیں

۱۔۔۔ فخر و مباہلات کرنا۔

۲۔۔۔ اپنے گزشتہ کاموں کو بیان کرنا۔

۳۔۔۔ دوسروں کو اپنی برتری کا احساس دلانا۔

تین چیزیں جہالت اور نادانی کی علامت ہیں

۱۔۔۔ دوست بدلتے رہنا

۲۔۔۔ بغیر کسی سبب کے دوستی ترک کر دینا

۳۔۔۔ اور بے سود چیز کے پیچھے پڑے رہنا

(بحوالہ روزنامہ پاکستان ۲۱ نومبر ۱۹۹۹ء)

تین چیزوں میں برکت ہوتی ہے

حضرت مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے۔ تین چیزوں میں

انسان کے لئے تین چیزیں کافی ہیں

حضرت عثمان بن عفانؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے (یعنی انسان) کے لئے تین چیزوں کے سوا کچھ حق نہیں۔

۱۔ رہنے کے لئے گھر

۲۔۔۔ بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑا

۳۔۔۔ کھانے کے لئے روٹی اور پانی۔

(ترمذی۔ ترجمان اسلام ۱۹۹۸ء)

تین ہفتوں پر رحم آتا ہے

حضرت فضیل بن عیاضؓ کا فرمان ہے مجھے تین ہفتوں پر رحم آتا ہے۔

۱۔۔۔ قوم کا سردار جو ذلیل ہو جائے۔

۲۔۔۔ قوم کا فتنی جو محتاج ہو جائے۔

۳۔۔۔ وہ عالم جسے دنیا داری سے فرصت نہ ہو۔

(نوائے دین اگست ۱۹۹۹ء ص ۳۲)

ایمان کی حلاوت کی تین باتیں

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ تین باتیں جس شخص میں پائی جاتی ہیں اس نے ایمان کی حلاوت (شیرت) پائی۔

۱۔۔۔ اللہ اور اس کا رسول ﷺ اس کے نزدیک ہر چیز سے زیادہ عزیز ہو جائیں۔

۲۔۔۔ اور جس سے محبت کرے صرف اللہ کے لئے کرے۔

۳۔۔۔ اور کفر میں لوٹ جانے کو اتنا ہی پسند کرے جتنا آگ میں ڈالے جانے کو پسند کرتا ہے۔

۳۔۔۔ اور تیسری مرتبہ اہل ثناء ہاتھ میں دیئے جائیں گے۔ بعض کے واسطے ہاتھ میں اہل ثناء ہوں گے اور بعض کے ہائیں ہاتھ میں۔

(ترمذی)

قیامت کے تین ہولناک مقام

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں، میں نے دوزخ کی آگ کو یاد کیا اور اس کے دُور سے رونے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا، کیوں روتی ہو۔ میں نے کہا دوزخ کو یاد کر کے روتی ہوں، تو کیا آپ اپنے گھر والوں کو قیامت کے دن یاد رکھیں گے۔ آپ نے فرمایا تین مقام ایسے ہیں کہ وہاں کوئی کسی کو یاد نہ رکھ سکے گا اول میزان کے پاس جب تک کہ اسے معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے ترازو کا پلڑا اٹھتا ہے یا جھکتا ہے دوم نملہ اہل ملنے کے وقت جب کہ جنتی کے گامیرا نملہ اہل دیکھو جب تک اسے نہ معلوم ہو جائے کہ نملہ اہل دائیں ہاتھ میں ملتا ہے یا پشت کی طرف سے بائیں ہاتھ میں سوم پل صراط کے پاس جبکہ اسے دوزخ پر قائم کیا جائے گا۔ (ابوداؤد)

ہر مہینہ کے تین روزے

حضرت ابو ذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے ابو ذرؓ جب مہینہ میں تم تین روزے رکھو تو تیرے چودہ پندرہ کار کھو۔

(ترمذی۔ نسائی)

آراستہ بننے والے تین قسم کے لوگ

حضرت ابو عبد اللہ انطاکیؒ کہتے تھے کہ آراستہ بننے والے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ جو علم سے آراستہ بنتے ہیں۔ دوسرے وہ جو عمل سے آراستہ بنتے ہیں اور تیسرے وہ جو ترکِ نعمت سے آراستہ بنتے ہیں۔ اور یہ تیسری قسم کے لوگ سب سے زیادہ غاص اور سب سے زیادہ شیطان کو پسند ہیں (کیونکہ یہ لوگ شیطان کے لئے بہ نسبت پہلے دو قسم کے لوگوں کے زیادہ کار آمد ہیں اس لئے کہ ان کی شکستہ حالتی کے سبب لوگ ان کے تباہی علی پر بہت مشکل

سے مطلع ہوں گے اور بہت جلد ان کے پھندے میں آجائیں گے)

(احوال الصلوٰۃ ص ۳۲ باب اول۔ از امام شعرانی)

ریاکاری کی تین علامتیں

امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالبؓ فرماتے تھے کہ ریاکار کی تین علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ جب اکیلا ہوتا ہے تو (اہل صالحہ میں) کھلی کرتا ہے اور نوافل بیٹھ کر پڑھتا ہے دوسرے یہ کہ جب آدمیوں کے ساتھ ہوتا ہے تو خوب جی کھول کر اہل صالحہ کرتا ہے اور تیسرے یہ کہ جب لوگ تعریف کریں تو خوب عمل کرتا ہے۔ جب برا کہیں تو اس میں کمی کردیتا ہے۔ (احوال الصلوٰۃ ص ۳۹ باب اول)

غسل کے تین فرض ہیں

۱۔۔۔ کھلی کرنا۔
۲۔۔۔ ناک میں پانی ڈالنا روزہ ہو تو پانی زیادہ اوپر نہ لے جانا۔
۳۔۔۔ سر کی چوٹی سے پاؤں کے ناخن تک سارے بدن کو خوب تر کرنا۔ (مدنی نماز ص ۴۷)

تیمم کے تین فرض ہیں

۱۔۔۔ نیت کرنا
۲۔۔۔ پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر اچھی طرح منہ پر پھیرنا
۳۔۔۔ پھر دونوں ہاتھ مار کر کہنیوں سمیت دونوں بازوؤں پر پھیرنا۔ (مدنی نماز ص ۴۷)

وقت میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱۔۔۔ دھوپ اور ستاروں وغیرہ کی خبر گیری کرے۔ (اس وقت گھڑی گھنٹے کا حساب رکھا جائے)
۲۔۔۔ اذان کی خبر رکھے۔
۳۔۔۔ دل سے ہر وقت نماز کا دھیان رکھے ایسا نہ ہو کہ وقت گزر جائے اور پتہ نہ چلے۔ (مدنی نماز ص ۷۰)

قبلہ کی طرف منہ کرنے میں تین باتوں کا خیال رکھنا۔

۱۔۔۔ ظاہری بدن سے لورہ متوجہ ہونا
۲۔۔۔ دل سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کہ دل کا کعبہ وہی ہے۔
۳۔۔۔ مالک کے سامنے جس طرح ہمہ تن متوجہ ہونا چاہئے۔ اس طرح متوجہ ہو۔

(مدنی نماز ص ۷۵)

لباس کے تین جزویں

۱۔۔۔ یہ کہ طہال کمالی سے ہو۔
۲۔۔۔ یہ کہ پاک ہو۔
۳۔۔۔ سنت کے موافق ہو ٹخنے وغیرہ ڈھکے ہوئے نہ ہوں۔ تکبر اور بڑائی کے طور پر نہ پہنا ہو۔

(مدنی نماز ص ۷۵)

قرات میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے۔

۱۔۔۔ صحیح ترتیل سے پڑھا جائے۔
۲۔۔۔ اس کے معنی پر غور کرے۔
۳۔۔۔ جو پڑھے اس پر عمل کرے۔ (مدنی نماز ص ۷۷)

نیت تین چیزوں کی محتاج ہے

۱۔۔۔ یہ کون سی نماز پڑھ رہا ہے
۲۔۔۔ یہ کہ اللہ کے سامنے کھڑا ہے اور وہ دیکھتا ہے۔
۳۔۔۔ یہ کہ اللہ دل کی حالت کو بھی دیکھتا ہے۔ (مدنی نماز ص ۷۷)

تکبیر تحریمہ میں تین چیزوں کا خیال رکھنا

۱۔۔۔ یہ کہ لفظ صحیح ہوں۔ (اللہ اکبر یا اللہ اکبر نہ کہے یہ شدید لفظی ہے)
۲۔۔۔ یہ کہ ہاتھوں کو کانوں تک اٹھائے (اس میں اشارہ ہے کہ اللہ کے سوا سب چیزوں کو پیچھے پیٹک دیا)
۳۔۔۔ یہ کہ اللہ اکبر کہتے ہوئے اللہ کی بڑائی و عظمت دل میں موجود ہو۔ (مدنی نماز ص ۷۷)

پیام میں تین چیزوں کا خیال رکھنا

۱۔ یہ کہ نگاہ سجدہ کی جگہ رہے۔

۲۔ دل سے اللہ کے سامنے کھڑے ہونے کا خیال رکھے۔

۳۔ کسی دوسری طرف متوجہ نہ ہو۔

(مدنی نماز ص ۷۱)

رکوع میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱۔ کمر کو رکوع میں بالکل سیدھا رکھے نہ نیچا کرے نہ اونچا۔

۲۔ ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر چوڑی کر کے گھٹنوں پر رکھے۔

۳۔ تنبیحات کو عظمت اور وقار سے پڑھے۔

(مدنی نماز ص ۷۲)

سجدہ میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱۔ دونوں ہاتھ سجدہ میں کانوں کے برابر رہیں۔

۲۔ ہاتھوں کی کھینیاں کھڑی رہیں۔

۳۔ تنبیحات کو عظمت کے ساتھ پڑھے۔

آخری قعدہ میں تین چیزوں کا خیال رکھا جائے

۱۔ دایاں ہاتھوں کھڑا رکھے اور بائیں پر بیٹھے۔

۲۔ عظمت کے ساتھ معنی کی رعایت کر کے تشہید پڑھے کہ اس میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر سلام مومنین کیلئے دعا ہے۔

۳۔ سلام پھیرتے وقت فرشتوں پر اور داعیں بائیں جو لوگ ہیں ان پر سلام کی نیت کرے۔

(مدنی نماز ص ۷۲)

مکمل اخلاص ہے اور اس کے تین جزو ہیں

۱۔ اس نماز سے صرف اللہ کی خوشنودی مقصود ہو۔

۲۔ اللہ ہی کی توفیق سے یہ نماز ادا ہوگی۔

۳۔ اس پر ثواب کی امید رکھے۔

(مدنی نماز ص ۷۲)

تین باتوں میں اخلاق کی کمی

حضرت حاتم اصرمؒ فرماتے ہیں کہ تین باتوں میں لوگوں کے اخلاق میں کمی آگئی ہے۔

۱۔ اپنے بھائیوں کے اخلاق حمیدہ کی وقعت کرنا

۲۔ ان کے عیوب چھپانا

۳۔ ان کی تکلیف برداشت کرنا

(احوال الصالحین ص ۳۲)

تین آدمیوں سے پناہ

جناب رسول پاک ﷺ فرماتے تھے کہ

اے اللہ میں آپ سے تین قسم کے آدمیوں سے پناہ

مانگتا ہوں ایک اس آدمی سے جو دین سے غافل ہو

اور دوسرے بڑے پڑوسی سے تیسرے اس بیوی سے

جو خلوند کو ستائے۔

(احوال الصالحین ص ۳۱)

بغیر شوہر کی وفات کے عورت کو تین دن

سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں

حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ سے روایت ہے

بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ام حبیبہؓ زوجہ مطہرہ

رسول پاک ﷺ کے پاس آئی۔ جس وقت

ان کے والد ابو سفیانؓ بن حرب انتقال فرما گئے تھے تو

انہوں نے (انتقال سے تین روز بعد) زرد رنگ کی

ٹی ہوئی خوشبو منگائی یا اس کے علاوہ اور اس خوشبو کو

ایک ہاندی کے لگایا۔ پھر حضرت ام حبیبہؓ نے اس کو

اپنے دونوں رخساروں پر ملا۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کی

قسم! مجھ کو خوشبو کی کوئی ضرورت نہ تھی مگر یہ کہ میں

نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ

منبر پر فرما رہے تھے کہ جس عورت کو اللہ رب

العزت پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو اس کے

لئے جائز نہیں ہے کہ کسی میت پر تین روز سے زیادہ

سوگ کرے۔ ہاں شوہر کے لئے چار ماہ دس دن

سوگ کرنا چاہئے۔ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ بیان

کرتی ہیں کہ اس کے بعد زینب بنت جحشؓ کے پاس

گئی۔ ان ایام میں جب ان کے بھائی کا انتقال ہو چکا

تھا۔ (تین دن کے بعد) حضرت زینب بنت جحشؓ

نے خوشبو منگا کر ملی۔ اور پھر فرمایا کہ مجھ کو خوشبو کی

کوئی حاجت نہ تھی۔ مگر یہ کہ میں نے رسول اللہ

ﷺ سے سنا آپ ﷺ منبر پر ارشاد

فرما رہے تھے کہ جس کسی عورت کو اللہ رب العزت

پر اور قیامت کے دن پر ایمان ہو اس کے لئے جائز

نہیں کہ وہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ

کرے ہاں شوہر پر چار ماہ دس روز سوگ کرنا چاہئے۔

(بخاری و مسلم)

تین علامتوں میں خدا کی معرفت

خدا کی معرفت کی تین علامتیں ہیں۔

۱۔ موت کو دوست رکھنا۔

۲۔ عیش و آرام کی فکر نہ کرنا۔

۳۔ خدا کے ذکر سے غافل نہ ہونا۔

تین گروہوں سے ملک کا بگاڑ ہے۔

حضرت خواجہ معین الدین چشتیؒ فرماتے ہیں تین

گروہوں سے ملک کا بگاڑ ہے۔ تمام ملک کا بگاڑ ان

تین گروہوں کے بگڑنے پر موقوف ہے۔ حکمران

جب بے علم ہو۔ عالم جب بے عمل ہو۔ اور جب

فقراء بے توکل ہوں۔

نجات تین چیزوں میں منحصر ہے

حضرت سل بن عبد اللہؒ فرماتے ہیں۔ نجات

تین چیزوں میں منحصر ہے۔

۱۔ حلال کھانا۔

۲۔ فرائض ادا کرنا۔

۳۔ رسول کریم ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا

(معارف القرآن ص ۳۷ جلد نمبر ۱)

تین چیزیں صرف ایک بار ملتی ہیں۔

تین چیزیں انسان کو زندگی میں ایک بار ملتی ہیں۔

۱۔ والدین۔ ۲۔ حسن۔ ۳۔ جوانی

چھوٹی نہ سمجھنے کی تین چیزیں

زندگی میں تین چیزوں کو کبھی چھوٹی نہ سمجھیں۔

باقی صفحہ ۱۵

محمد طاہر رزاق

مرزا قادیانی کی خوراک

سنگھیا

”جب مخالفت زیادہ بڑھی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو قتل کی دھمکیوں کے خطوط موصول ہونے شروع ہوئے تو کچھ عرصے تک آپ نے سنگھیا کے مرکبات استعمال کیے تاکہ خدا نخواستہ آپ کو زہر دیا جائے تو جسم میں اس کے مقابلے کی طاقت ہو۔“ (ارشاد میاں محمود احمد خلیفہ قادیان، مندرجہ اخبار ”الفضل“ قادیان، مورخہ ۵ فروری ۱۹۳۵ء)

اتنی خوراک کھا کر بھی اتنا بزدل تھا۔ (ناقل)

شراب

”محی الخویم، حکیم محمد حسین صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اس وقت میاں یار محمد بھیجا جاتا ہے۔ آپ اشیائے خریدنی خود خریدیں اور ایک بوتل ٹانک وائمن کی پلو مرکی دکان سے خرید دیں مگر ٹانک وائمن چاہیے اس کا لحاظ رہے۔ باقی خیریت ہے۔ والسلام۔ مرزا غلام احمد غفری عنہ (خطوط امام بنام غلام، ص ۵، از حکیم محمد حسین قریشی قادیانی)

قادیانی! اسے پڑھ کر ہی توبہ کرلو۔ (ناقل)

ٹانک وائمن کی حقیقت لاہور میں پلو مرکی دکان سے ڈاکٹر عزیز احمد صاحب کی معرفت معلوم کی گئی۔ ڈاکٹر صاحب جو لبا“ تحریر فرماتے ہیں۔ حسب ارشاد پلو مرکی دکان سے دریافت کیا گیا جواب حسب ذیل ملا۔

”ٹانک وائمن ایک قسم کی طاقتور اور نشہ دینے والی شراب ہے جو ولایت سے سرہند بوتلوں میں آتی ہے۔ اس کی قیمت ۸ ہے۔ (۱۲ ستمبر ۱۹۳۳ء) سوڈائے مرزا، ص ۳، حاشیہ مصنفہ حکیم محمد علی پرنسپل یہ کالج امرتسر

مرزا قادیانی کھانوں کا اتنا شوقین تھا کہ اسے

خواب میں بھی کھانے پینے کی چیزیں نظر آتی تھیں۔ بطور نمونہ چند خواب ملاحظہ فرمائیے اور سوچئے کہ وہ کس قسم کا انسان تھا۔

”فرمایا، رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں ایک آم ہے جسے میں نے تھوڑا سا چوسا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ تین پھل ہیں جب کسی نے پوچھا کہ کیا پھل ہیں، تو کہا کہ ایک آم ہے، ایک طوطی اور ایک اور پھل ہے۔“ (تذکرہ، ص ۷۷) (ناقل)

”فرمایا، ایک خان میرے آگے پیش ہوا ہے۔ اس میں فالوہ معلوم ہوتا ہے اور کچھ فیفی بھی رکابیوں میں ہے۔ میں نے کہا کہ چچے لاؤ تو کسی نے کہا کہ ہر ایک کھانا عمدہ نہیں ہوتا سوائے فیفی اور فالوہ کے۔“ (تذکرہ، ص ۷۸) (ناقل)

مسٹر انگریزی چچے! تمہارے ہوتے ہوئے چچے کی کیا ضرورت تھی۔ (ناقل)

”دیکھا کہ دو پناز ہاتھ میں ہیں اور پھر آپ کو ایک کوٹھا پیازوں کا دکھایا گیا مگر اس کوٹھے کو کسی نے ایسی لات ماری کہ وہ اندر ہی اندر رق ہو گیا۔“ (تذکرہ، ص ۵۰۶)

جو ہاتھ میں تھے وہ پنے کہ نہیں؟ (ناقل)

”اور دیکھا کہ ایک ٹوکرا انگوروں کے ڈبوں کا بھرا ہوا آیا ہے۔“ (تذکرہ، ص ۵۰۷) کھٹے تھے یا میٹھے؟ (ناقل)

”فرمایا، رویا میں کسی نے بیوں کا ایک ڈھیر چارپائی پر لا کر رکھ دیا ہے۔“ (تذکرہ، ص ۵۱۳)

بلی کو چھچھروں کے خواب۔ (ناقل)

”دیا۔“ کسی شخص نے ہمارے ہاتھ پر سونف رکھ دی ہے۔“ (تذکرہ، ص ۵۱۰)

کبھی تو نے بھی کسی کے ہاتھ پر کچھ رکھا تھا؟ (ناقل)

”فرمایا کہ آج رات میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ تھوڑے پنے بھنے ہوئے سفید ہیں اور ان کے

ساتھ منقہ بھی ہے۔“ (تذکرہ، ص ۵۱۵)

مونگ پھلی، بوڑیاں اور ملوک بھی ساتھ ہی پڑے ہوں گے۔ (ناقل)

”خواب میں گنا دکھائی دیا۔“ (تذکرہ، ص ۵۱۶) مبارک ہو۔ (ناقل)

”ایک انڈہ میرے ہاتھ میں ہے جو کہ ٹوٹ گیا۔“ (تذکرہ، ص ۶۳۵)

تم نے کون سا خود خریدا ہو گا۔ (ناقل)

”آپ نے ایک بار خواب میں نہایت خوش نما

برنی ایک ڈبہ میں دیکھی۔ (مکاشفات، ص ۱۷۷) یہ خواب کسی مرید کو سنایا ہو گا اور وہ بے وقوف خواب پورا کرنے کے لیے برنی کا ڈبہ لے آیا ہو گا۔ (ناقل)

”کشتی رنگ میں مغز بادام دکھائے گئے اور اس کشف کا غلبہ اس قدر تھا کہ میں اٹھا کہ بادام لوں۔“ (تذکرہ، ص ۷۲۳)

اور کف افسوس ملتے رہ گیا۔ (ناقل)

”پیٹ پھٹ گیا۔“ (البشری، جلد سوم، ص ۱۹) ہم نہ کہتے تھے کہ کم کھایا کرو۔ (ناقل)

مرزا قادیانی کا پیٹ کا دھندا یونہی چلتا رہا۔ وہ کھانوں کا کشت و خون کرتا رہا۔ مریدوں کی بیہوشی اجڑتی رہی اور دسترخوان لٹتے رہے۔ حریف مرزا قادیانی کھانوں پر یوں لپکتا جیسے بھدو کی بلی چوہے پر لپکتی ہے۔ ایک دن لاہور میں اس کے ایک مرید نے اسے رات کے کھانے کی دعوت دی جسے اس نے جھٹ قبول کر لیا۔ رات کو عین وقت پر مرید کے گھر جا پہنچا۔ خوبصورت دسترخوان پر اعلیٰ سے اعلیٰ کھانے اپنی خوشبو میں بکیر کر کیف و مستی کی فضا پیدا کر رہے تھے۔ کھانوں کی خوشبو میں مرزا قادیانی کے سیاہ

قلب کو گد گدانے لگیں اور وہ کھانوں کے سامنے یوں جھومنے لگا جیسے بین کے سامنے سانپ جھومتا ہے۔ ایک لمبا سانس لینے کے بعد مرزا قادیانی کھانوں پر ٹوٹ پڑا اور دسترخوان پر پنے ہوئے کھانے، ستر

خوان سے اس کے پیٹ کے بکیرہ مردار میں منتقل ہونے لگے۔ چند منٹ کے بعد دسترخوان خالی اور اس کے پیٹ کا بکیرہ مردار تلاطم خیز تھا۔ وہ اتنا کھانچا

تھا کہ اس سے چلا بھی نہ جاتا تھا۔ بڑی مشکل سے وہ کمرے میں اپنے بستر پر پہنچا اور خراٹے لینے لگا۔ تھوڑی دیر بعد پیٹ نے شب خون مارا اور دستوں کی

پلغار شروع ہو گئی۔ بستر سے لیٹن اور لیٹن سے بستر تک کی دوڑ لگ گئی۔ لیکن جلد ہی مسلسل



سے یہ دعا ضرور کیا کرو اور کبھی اسے نہ چھوڑو۔
اللھم اعنی علی ذکرک و شکرک و
حسن عبادتک۔
ترجمہ: اے میرے پروردگار۔ میری مدد فرما اور
مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی اور شکر کی اور اچھی
عبادت کی۔

۵... پانچواں عمل

فرض نماز میں دعا وغیرہ سے فارغ ہونے کے بعد
ایک دفعہ آیت الکرسی بھی پڑھ لیا کریں۔ حدیث
شریف میں آتا ہے کہ جو پیش منہم ہے کہ جو شخص
ہر فرض نماز کے بعد پابندی سے آیت الکرسی پڑھتا
ہے اس کے اور جنت کے درمیان صرف موت
مائل ہے۔

بقیہ:

مرزا قادیانی کی خوراک

دستوں نے ٹانگوں سے جان نکال لی اور اس کا لیزرین
تک پہنچنا مشکل ہو گیا۔ لہذا بستر کے پاس ہی بیٹھ کر
فارغ ہونے لگا۔ تھوڑی دیر میں کمرہ غلاظت سے بھر
گیا۔ آخر ایک زور دار دست آیا جس سے مرزا
قادیانی کی آنکھیں پلٹ گئیں اور نتھنے پھیل گئے اور
وہ دھڑام سے غلاظت پر گرا اور لت پت ہو گیا۔ اور
اس کے ساتھ ہی ”پنجابی نبی“ کی ”انگریزی روح“
پرواز کر گئی۔

بعد از موت بھی منہ اور مقدمہ دونوں راستوں
سے غلاظت بہہ رہی تھی۔ اس کا حلیہ پیٹ جس
کے لیے اس نے اپنا ایمان بیچا تھا وہی پیٹ اس کی
زندگی کے خاتمے کا بھی سبب بنا۔ وہ زبان جس کی
خواہشات پوری کرنے کے لیے وہ مرتد ہوا تھا اب
کھلے ہوئے منہ سے باہر جھانک رہی تھی اور غلاظت
میں لتھڑا ہوا اس کا متعفن لاشہ جسے اس نے اعلیٰ
غذاؤں سے پالا اپنی زبان حال سے پکار پکار کر کہہ رہا
تھا۔

”دنیا مردار ہے اور اس کے طالب کتے ہیں۔“
(الحدیث)

دیکھو مجھے جو دیدہ عبرت نگاہ ہو
میری سنو جو گوش نصیحت نبوت ہو

پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری رکعت
میں سورہ اخلاص پڑھنا یعنی فجر کی دو رکعت سنت
موکدہ میں جو فرض سے پہلے پڑھی جاتی ہیں اس میں
پہلی رکعت میں سورہ الکافرون اور دوسری رکعت
میں سورہ اخلاص پڑھنا اسی طرح مغرب کے بعد دو
رکعت سنت موکدہ میں پہلی رکعت میں سورہ
الکافرون اور دوسری رکعت میں سورہ اخلاص
پڑھنا۔

ان شاء اللہ تعالیٰ مستقل اس کی پابندی سے
استقامت نصیب ہوگی اور خاتمہ ایمان پر ہوگا۔

۳... تیسرا عمل (مسواک کا اہتمام)

مسواک کا بہت اہتمام کریں سرکار دو عالم صلی اللہ
علیہ وسلم فرماتے ہیں منہم ہے کہ مجھے جبرئیل امین
مسواک کی اس قدر تاکید فرماتے تھے کہ مجھے ایسا
معلوم ہوا کہ ابھی اس کے بارے میں کوئی آیت
نازل ہوگی۔

روایت میں آتا ہے کہ مسواک کی وجہ سے ایک
عمل کا ثواب ۷۰ گنا تک بڑھ جاتا ہے۔ نیز تقرب
ابیدہ کا وسیلہ بھی ہے۔ اور خدا کو راضی کرنے والا
عمل بھی ہے سب سے بڑی بشارت یہ ہے کہ مرتے
وقت کلمہ طیبہ زبان یہ جاری ہو جائے گا۔

پانچ وقت کی نماز سے پہلے تو ضرور اس کا اہتمام کریں
یہ سنت ہے ہر کام سے پہلے مسواک کام کی قوت اور
اس میں برکت اور اجر بڑھاتا ہے سونے سے پہلے
چگانے پر گھر میں داخلے کے وقت تلاوت قرآن و
ذکر و اذکار سے پہلے کھانے سے پہلے اور کھانے کے
بعد وغیرہ مسواک کا عمل سنت و مستحب ہے۔

۴... چوتھا عمل

فرض نماز میں سلام سے فارغ ہوتے ہی ایک دفعہ
اللہ اکبر اور تین دفعہ استغفر اللہ آہستگی سے پڑھنے
کے بعد یہ دعا ایک بار خلوص نیت سے ضرور کریں
جس کے بارے میں سرکار دو عالم ﷺ نے
معاذ بن جبلؓ کو فرمایا تھا کہ ”ہر نماز کے بعد اللہ تعالیٰ

وہ اعمال جن سے ان شاء اللہ تعالیٰ

استقامت کی دولت ملے گی اور

خاتمہ ایمان پر ہوگا

۱.... حدیث شریف میں آتا ہے کہ ہر فرض نماز کے
بعد دعائیں قبول ہوتی ہیں یہ دعا ہر فرض کے بعد تو
ضرور مانگیں اور معمول بنالیں۔

ربنا لا تنزع قلوبنا بعد اذھدیننا وھب
لنا من لدنک رحمۃ انک انت الوھاب۔
(سورہ آل عمران آیت ۸)

اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو سچ (گمراہ) نہ
کےجئے بعد اس کے کہ آپ ہم کو حق کی طرف ہدایت
کر چکے ہیں اور ہم کو اپنے پاس سے رحمت خاصہ
فرما دیجئے (اور وہ رحمت یہ ہے کہ راہ مستقیم پر ہم
قائم ہیں)

اس دعائیں تین عظیم الشان چیزیں ہیں۔

۱... پہلا عمل (خاتمہ بالخیر)

(الف) یعنی جو شخص پابندی سے یہ دعا مانگتا رہے
مکان شاء اللہ العزیز اس کا خاتمہ ایمان پر ہوگا جو کہ
سب سے بڑی دولت ہے۔

(ب) زندگی میں اسلام پر استقامت نصیب
ہوگی۔ یعنی نیک اعمال میں پابندی رہے گی۔

(ج) اور ان شاء اللہ اخلاص کے ساتھ پابندی دعا
سے مزید نیکیوں پر چلنے میں مدد ملے گی لہذا اس دعا کو
فرض نماز کے بعد ایک بار خلوص نیت سے ضرور
مانگیں۔

۲... دوسرا عمل

فجر کی اور مغرب کی دو رکعت نماز سنت موکدہ میں

نقد و نظر

عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں

مولفہ: حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی

صفحات: ۴۲

قیمت: درج نہیں

پتہ: ادارہ دعوت اسلام جامعہ یوسفیہ بنوریہ

شرف آباد کراچی

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے ظہور کا عقیدہ امت مسلمہ کا چودہ سو سالہ قدیم عقیدہ ہے جس پر صحیح احادیث کے علاوہ امت مسلمہ کا تقریباً تسلسل چلا آ رہا ہے۔ مگر شکی قسمت کہ گزشتہ ایک عرصہ سے ایک طبقہ ایسا بھی وجود میں آ گیا ہے جس نے اس عقیدہ کے بارے میں لوگوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا ہے۔ زیر نظر کتاب اس سلسلہ کی ایک اہم تحقیقی اور کلامی دستاویز ہے۔ جسے ہمارے مخدوم مکرم جناب مفتی نظام الدین شامزی استاذ صاحب و مشرف درجہ ”نخصص فی الفقہ الاسلامی“ جامعہ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی نے اپنے زمانہ عقوان شباب میں نہایت عرق ریزی و سلیقہ مندی سے تصنیف فرمایا ہے۔ کتاب کی وجہ تقریب بیان کرتے ہوئے موصوف لکھتے ہیں:

”جنوری ۱۹۸۱ء کے قومی ڈائجسٹ میں جناب اختر کاشمیری صاحب کا ایک مضمون خروج مہدی کے متعلق چھپا تھا جس میں انہوں نے تحقیق اور بخیرہ طریقہ پر ظہور مہدی کے مسئلہ پر کلام فرمایا ہے۔ انہوں نے اس پر زور دیا ہے کہ ظہور مہدی کے متعلق جتنی احادیث مروی ہیں وہ قابل اعتبار نہیں اور ثبوت کے درجہ تک نہیں پہنچیں جس کا لازمی نتیجہ یہ نکلا ہے کہ ظہور مہدی کا عقیدہ جو مسلمانوں میں چودہ سو سال سے منتقل ہوتا آیا ہے۔ بے بنیاد ہے۔ چونکہ صاحب مضمون نے فرمائش کی ہے کہ دوسرے علماء اس موضوع پر قلم اٹھائیں۔ اور یہ کہ

اگر صحیح احادیث سے یہ مسئلہ ثابت ہو جائے تو صاحب مضمون اپنا خیال بدل سکتا ہے۔۔۔۔۔ ساتھ ساتھ یہ خطرہ بھی تھا کہ اگر سکوت اختیار کیا جائے تو عام مسلمان شکوک و شبہات میں مبتلا ہوں گے اور سلف صالحین کے متعلق بدگمانی پیدا ہوگی کہ انہوں نے ایک ایسے مسئلہ کو اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے جس کی کوئی صحیح بنیاد موجود نہیں۔ یہی وہ محرکت تھی کہ بندہ کو قلم اٹھانے کی جرات ہوئی۔“ (ص ۲۱-۲۲)

مصنف موصوف نے اس موضوع کو جس خوبصورتی سے نبھایا ہے، یہ ان کا مکمل ہے کیونکہ کسی شک اور علمی موضوع کو دلچسپ بنانا اور فقہی حلیشی اور کلامی اصطلاحات کو عوامی انداز سے پیش کرنا ایک مستقل فن ہے جس پر مصنف کو بحمد اللہ مکمل عبور حاصل ہے۔ کتاب کے شروع میں ”الامام المہدی“ کے عنوان سے مولانا بدر عالم میرٹھی کی تصنیف لطیف ”ترجمان السننہ“ سے حضرت امام مہدی سے متعلق احادیث اور ان کا مفصل تذکرہ و تعارف درج ہے۔ کتاب کو مصنف نے چار ابواب اور ایک افادہ پر تقسیم کیا ہے۔ افادہ میں علم اصول حدیث کی تقریباً

فہرست زیر تمام اصطلاحات کو نقل کیا گیا ہے۔

”باب اول عقیدہ ظہور مہدی احادیث کی روشنی میں۔“ کے اندر عقیدہ سے متعلق ۱۵۱ احادیث نقل کی گئی ہیں جن میں سے ان کے بعض مشکلم فیہ روایات پر کلام بھی کیا گیا ہے۔

”باب دوم عقیدہ ظہور مہدی محدثین کی نظر میں۔“ کے اندر امام ترمذی سے لے کر محدث کبیر بدر عالم میرٹھی تک تیس محدثین سے عقیدہ ظہور مہدی کی تصریحات نقل کی ہیں۔

”باب سوم ظہور مہدی مشکلمین کی نظر میں۔“ کے اندر امام ابن تیمیہ سے لے کر سمودی تک دس مشکلمین سے اس عقیدہ کی تصریحات نقل کی گئی ہیں۔

انفرض مولف موصوف کی یہ تاثر تصنیف ان کی علمی فقہی اور کلامی بصیرت کا شاہکار ہے جو اس سے قبل متعدد بار مختلف اداروں کی طرف سے شائع ہو کر حلقہ اہل علم میں شرف پذیرائی اور دلو حسین حاصل کر چکی ہے۔ امید ہے کہ بلاذوق قارئین اس عظیم تحقیقی سرمایہ کو حاصل کرنے میں بخل سے کام نہیں لیں گے۔

قارئین سے ایک ضروری گزارش

روز افزوں منگائی، خصوصاً اخبار کی اشاعت میں استعمال ہونے والی اشیاء کی قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ اور افرادی قوت کی تنخواہوں اور مراعات میں ناگزیر اضافہ کے سبب رسالہ کی اشاعت پر اٹھنے والے اخراجات ہماری حد استطاعت سے باہر ہو گئے ہیں رسالہ کی اشاعت کو جاری اور اس کے وجود کو قائم رکھنے کے لئے اب اس کے سوا کوئی اور چارہ ہمارے پاس نہیں ہے کہ رسالہ کی قیمت میں مناسب اضافہ کر دیا جائے۔ واضح رہے ملک بھر کے تمام اخبارات و جرائد کی قیمتوں میں کئی ماہ پہلے ہی اضافہ ہو چکا ہے، تاہم ”ختم نبوت“ کی انتظامیہ نے حتی الوسع کوشش کی کہ انسانی قیمت آباد قارئین پر نہ ڈالا جائے مگر ہمارے لئے اب اخراجات کا یہ بوجھ سہارنا ممکن نہیں رہا۔ اس لئے رسالہ کی قیمت میں اس امید پر اضافہ کیا جا رہا ہے کہ قارئین اسے رو قادیانیت کے مشن میں ایک قربانی کے طور پر قبول فرمائیں گے۔ اور ان کا تعاون ہمیں حسب سابق حاصل رہے گا۔ شمارہ ۳۸ سے رسالہ کی قیمت ۳ روپے سے بڑھا کر ۵ روپے کی جارہی ہے۔ جو اپنی لاگت کے مقابلہ میں اب بھی خاصی کم ہے۔

(مدیر منتظم)

WRITINGS SPEAK ABOUT MIRZA QADIANI

By

Maulana Muhammad Yusuf Ludhianvi

Translated by:

K. M. Salim

Edited by:

Dr. Shahiruddin Alvi

He stood the danger of losing his life in going over there. (*Dajjal also will not be able to go to Makkah Mukarramah because of this danger. —Compiler*). Therefore, he (Mirza) followed the order of Quran Sharif which forbids putting life in destruction knowingly. In short the prescribed conditions for Haj performance were not applicable in his case. For this reason, Haj did not become obligatory on him." (*The upshot of it all was that Almighty Allah did not bestow the "taufeeq" of Haj to Mirza so that not even one sign of Masih may be found in Mirza. —Compiler*).

GETTING MASSAGED BY WOMEN

From: Newspaper, *Al-Hakm*, April 17, 1907, p.13.

'Question No. 6: (from Muhammad Husain Sahib Qadiani)

"Why does the pious Hazrat (Mirza Ghulam Ahmad Qadiani) get his legs and arms massaged by unrelated stranger women?"

"Answer: (from Hakim Fazal Din Qadiani) He is an innocent prophet and caress with him is not prohibited; it is rather a source of (obtaining) auspiciousness and blessing." (*No comment! —Compiler*).

LEGS FROZEN LIKE WOOD

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol.3, p.210.

"Doctor Mir Muhammad Ismail told me that one day, hazrat 'Ummul Momineen' Mohtrama Nusrat Jahan Begum (wife of Mirza Ghulam Ahmad) related that there was an old maid-servant of Hazrat Sahib, Musammatt Bhanu. She sat down to massage the legs of hazrat sahib when the night was cold. Since she was pressing from the top of the quilt she did not realise that what she was pressing underneath was the wooden side piece of the cot (of Mirza Sahib) and not the legs of the Sire. After some time he exclaimed (from underneath the quilt), 'Bhanu, it is very cold tonight.'

'Yes Sir, that is why your legs are frozen today like wood.'

"This humble self submits that hazrat sahib, by turning her attention to the cold weather, meant to remind her of her poor sensitivity due to extreme coldness."

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol.3, p.15.

"This humble self submits that the Holy Prophet ﷺ as per Hadith did not touch womenfolk at the time of 'Bait' بیت. Quran Sharif states that a woman should not display her embellishments to a stranger or unrelated person غیر محرم. This prohibition includes touching by hand because womanly embellishments can be known by coming into contact with the body." (*However it was legitimate for Mirza sahib to get his body pressed by young unrelated women in seclusion! —Compiler*).

SEMI-MAD WOMAN

From: *Zikr-e-Habib* by Mufti Muhammad Sadiq, p.38.

"Inside the house of hazrat 'promised Masih' lived a maid-servant who was half-mad. (And rendered services madly. —Compiler) What did she do one day? There was a water outlet in a corner of the room where Hazrat did his reading and writing work. Nearby were pitchers of water. She took off her clothes and started taking bath naked (because the woman had no inhibition with Mirza sahib. —Compiler). Hazrat Sahib remained engrossed in his writing work and never cared for what she did." (One pays little attention to people with whom one is free all the time. It could not be discerned as to who leaked out the hidden secret of the half-mad woman. —Compiler).

WOMEN KEPT NIGHT VIGILS ON MIRZA

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p.213.

"This has been related to me by Mai Rasool Bibi Sahiba, widow of Late Hafiz Hamid Ali, through Maulvi Abdur Rahman Sahib Jut, Moulvi Fazil, that there was a time when she herself and wife of Babu Shah Din kept night vigil on hazrat 'promised Masih'. Hazrat Sahib had told them that if he happened to talk in sleep then they should wake him up. Once, some words came out of his mouth and she (Mai Rasool) awoke him. It was 12 o'clock, midnight. Generally, in those days, Mai Fajjo, Munshiani, wife of Munshi Muhammad Din of Gujranwala and wife of Babu Shah Din kept night vigil.

"This humble self states that Mai Rasool Bibi Sahiba is my foster mother. (And what was her relationship with Mirza Sahib? —Compiler). She is the widow of Late Hafiz Hamid Ali who served hazrat 'promised Masih' for a long time. Maulvi Abdur Rahman is his (Hafiz Hamid Ali's) son-in-law".

YOUNG WOMAN HUGGED

MIRZA IN DREAM:

"YA ALLAH, MAY SHE COME!"

From: *Tazkira*, p.197; *Majmooa e Ilhamat wa Makashifat e Mirza Ghulam Ahmad Qadiani* by Mirza Ghulam Ahmad Qadiani.

"July 25, 1892, Zilhij 20, 1309 Hijri, Monday, at 4.30 early morning, I saw a dream as follows:

"There is a mansion in which my wife, mother of Mahmud, and another woman are sitting. I filled water in a white water-bag and poured it out into my pitcher. As I finished pouring, that other woman, who was wearing pleasant red coloured dress suddenly came near me.

"What I see is a woman, young in years, clad in red gossamer from head to foot. It comes to my mind that this is the same woman about whom I had advertised, (i.e. *Muhammadi Begum!* —Compiler), but her face seemed to be that of my wife. Either she muttered or said so in her heart: 'I have come'. I said: Ya Allah, may she come! Then that woman hugged me in arms. On my embracement with her I instantly woke up. Thus, praise be to Allah for this! (... that, if not in waking, albeit in dream, the good luck of hugging the celestial bride was achieved. Woe betide! This dream could never be realized. —Compiler).

"Three to four days earlier, I had dreamed that Roshan Bibi had come and stood in the door of my verandah while I was sitting inside. I said: Come, Roshan Bibi, come inside." (Alas! That 'Roshan Bibi' never came inside Mirza's house. —Compiler).

WOMAN APPEARS IN
PRESCIENT HALLUCINATION

From: *Tazkira* p. 610: *Majmooa e Ilhamat wa Makashifat e Mirza Ghulam Ahmad Qadiani*, by Mirza Ghulam Ahmad Qadiani.

"A few days ago, I was shown a woman in course of a prescient hallucination. Then Revelation came: ... For this woman and her husband is death." (i.e., *Grapes are sour; hence death for Muhammadi Begam and Mirza's rival-in-love who was Muhammadi's husband.* —Compiler)

MUHAMMADI BEGUM SEEN NAKED:
MIRZA'S DREAM

From: *Tazkira*, pp. 198-199, *Majmooa e Ilhamat wa Makashifat e Mirza Ghulam Ahmad Qadiani* by Mirza Ghulam Ahmad Qadiani

"August 14, 1892, 20th Muharram 1309 A.H. Today I saw a dream that Muhammadi Begum, for whom a prediction has already been made, is sitting outside on a burial ground along with some people. She is naked from top to bottom and has a

very ugly look. Three times I told her that the interpretation of her 'head-shaving' is that her husband will die. (Alas! This gladdening interpretation did not prove true! —Compiler). Then I stretched out my both hands on her head ...

The same night Mahmud's mother dreamed that Muhammadi Begum has been married to me and that there is a paper in her hand on which one thousand rupees is written as dower and then sweets are sent for and she is standing beside me in a dream." (*No harm! Even dreaming a fortune which evaded in waking is a great blessing. — Compiler*).

DREAMS: BRAIN FORMATIONS

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 3, p. 116.

"This humble self submits that the matter of dreams is very delicate. Some dreams are the result of a man's brain formations. People generally do not understand their reality." (Accordingly, *Mirza sahib probably dreamed of Muhammadi Begum on account of such brain formation. —Compiler*).

PROSTITUTE'S EARNINGS ALRIGHT, FATWA OF MIRZA

From: *Seerat ul Mahdi* by Mirza Bashir Ahmad, Vol. 1, p. 261.

"Mian Abdulla Sahib Sanori related to me that once a man from Ambala asked for a 'Fatwa' (Shariat Decree) from Hazrat Sahib that his sister was a prostitute and had made a lot of money by this profession. When she died he inherited a legacy from it. Later Allah blessed him with penitence and reformation. He wanted to know what he should do with that money? (*The questioner's name was Allah Diya. He was a pimp, though he renounced later on. —Compiler*).

"Hazrat Sahib replied that in his opinion such money under those circumstances could be spent in the service of Islam."

(*Mirza represented the "soul" of Islam; hence who could be a more suitable recipient of the money than Mirza Sahib himself? Consequently Mirza sahib got this money, earned through wages for adultery. And when Maulana Muhammad Husain Batalvi in his magazine, Ishaat us Sunnah, Vol. 15, No. 1, taunted that 'hazrat' gulped down even the earnings of prostitutes, then Mirza saheb replied in his Aina-e-Kamalat, page 601, that that was the property of Allah the Exalted and Allah the*

Exalted let him get it. Far be the evil eye! In Mirza sahib's 'shariat' even the 'haram' (illegitimate) becomes 'halal' (legitimate) in his hands. — Compiler).

LUMINARIES OF QADIANI KHILAFAT

The above writings related to Mirza Ghulam Ahmad Qadiani. Now a few writings are reproduced relating to Mirza Mahmud Ahmad so that one may know that the entire family is full of luminaries.

TEN STROKES OF SHOES ON THE HEAD AS PUNISHMENT FOR GIRL'S RAPE

Ehsan Ali Vs. Muhammad Ismail:
Court of Addl. District Magistrate, Amritsar.
Libel Law-suit No. 86/2 filed on 17th July 1935.

CHARACTERS OF THE CASE

1. Mian Mahmud Ahmad, Khalifa Qadian, known as Mirza Sahib Qadian.
2. Aziza Begum, wife of Mian Mahmud Ahmad.
3. Abu Bakr Siddiq, Father of Aziza Begum and Musammatt Salma, and Father-in-law of Mian Mahmud Ahmad.
4. Musammatt Salma, daughter of Abu Bakr Siddiq and sister-in-law of Mian Mahmud Ahmad.
5. Ehsan Ali, Shopkeeper of medicines at Qadian.

COURT STATEMENT OF MUSAMMAT SALMA

"My father's name is Abu Bakr Siddiq. He is father-in-law of Mian Mahmud Ahmad Khalifa, the Mirza Sahib, Qadian. I too lived in Mirza Sahib Qadian's house for five years. I know plaintiff Ehsan Ali. Four years ago, I went to Ehsan Ali's shop to bring medicine for Mirza Mahmud's son. I had gone to his shop with the prescription. At first Ehsan Ali started poking fun at me and then asked me to go into the room of the patients. In that other room he forced me to lie down and tried to rape me. People gathered on my making noise and had the door opened. They rebuked and reproached him. Ehsan Ali had started ravishing me. I went back to the house and complained to Aziza Begum. At that time Mirza (Mahmud Khalifa) was there and I was living with Aziza Begum. Mirza Mahmud Khalifa called in Ehsan Ali and censured him and ordered him to get out of Qadian. Ehsan Ali begged for pardon. Mirza Khalifa Mahmud ordered that

Ehsan Ali could be pardoned and stay on in Qadian only if he agreed to have ten strokes of shoes rapped on his head. Ehsan Ali agreed and I applied ten strokes of shoes over his head. I had done this shoe-beating in the presence of Mirza (Mahmud Ahmad Khalifa) ... When I rapped Ehsan Ali with shoes, three to four persons had collected over there. In those days I used to go about without Pardah..... After that I went away to the market for shopping."

(Reproduced from *Qadiani Mazhab* by Professor Muhammad Ilyas Barni, Fifth edition, p. 824.)

SPECIAL INTEREST OF MIRZA MAHMUD TO SEE NAKED EUROPEAN SOCIETY

From: Statement of Mirza Mahmud, published in *Al-Fazl*, January 28, 1924, quoted in *Kamalat-e-Mahmudiya* by Muhammad Mazhar-uddin Multani, p.80.

"When I went abroad, I was particularly interested to see the sinful aspect of European society. During my stay in England I got no such opportunity. On our way back, in France, I asked Chowdhry Zafarullah Khan, who was travelling with me, to show me places where I could see the European society naked. He himself was hardly acquainted with France. However, he took me to an opera the name of which I don't remember now. Chowdhry Sahib told me that that was the place where I could have an idea of the European society. My eyesight is poor and therefore I could not see things clearly in the distance. However, after some time I discerned as if hundreds of women were sitting there. I asked Chowdhry Sahib whether they were naked? He answered in the negative and added that they were wearing dresses but despite that they were naked." (And to see this spectacle was the very object of his eagerness. —Compiler).

EXEMPTION FOR MIRZA'S SONS FROM 'PARDAH'

From: Newspaper, *Al Hakm*, April 17, 1907, p.13.

"Seventh Question (from Muhammad Husain Qadiani):

"Why do the sons of Hazrat Sahib (Mirza Ghulam Ahmad) freely go inside where unrelated women are also present? Should women not observe

necessary Pardah with them?

"Answer: (from Hakim Fazal Din of Qadian).

"Necessity of Pardah is recognised only when there exists a likely possibility of adultery. Allah, the Exalted, has exempted pardah where likelihood of its occurrence is less. For this very reason, prophets and pious men are exempted from Pardah. Hence there is no objection (for women) if they don't observe Pardah with Hazrat's venerable sons who are pious men by the grace of Allah."

'SAINTS COMMIT ADULTERY'

From: Sermon delivered by Mian Mahmud Ahmad, published in Newspaper, *Al Fazl*, August 31, 1938, p. 6.

"In his Friday sermon Mirza Mahmud read out a letter from a Lahori Mirza. Its contents were as follows:

"Hazrat 'promised Masih' (Mirza Ghulam Ahmad) was a saint, i.e., Allah's friend; and saints do commit adultery occasionally. Therefore if he (Mirza Ghulam Ahmad) committed adultery now and then, what is the harm in that?

"Further he has written:

"We have no objection against hazrat 'promised Masih' because he committed adultery only at times. We have objection against the present Khalifa (Mirza Mahmud Ahmad) because he indulges in adulterous intercourse all the time.

After reading out the letter Mirza Mahmud makes the following comment:

"From this objection it appears that this person is of 'Paighami' creed because our belief regarding the 'promised Masih' is that he was Allah's prophet but the 'Paighamis' (the Lahori Party) don't believe in this. They consider him only to be a saint."

EXPERT EVIDENCE

From: An article by Dr. Mir Muhammad Ismail, published in Newspaper *Al Fazl* Dated July 10, 1937, *Kamalat-e-Mahmudiya*, op. cit., p. 74.

Continued

سلسلہ نمبر ۱۶ شمارہ ۳۸

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین ختم نبوت سے تین سوال

محترم قارئین آپ کی دلچسپی کے لئے قادیانیت سے متعلق سوال و جواب کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں ہم ہر دفعہ تین سوال شائع کریں گے جن کے جوابات آپ حضرات ڈاک کے ذریعے ارسال کر سکتے ہیں۔ سب سے پہلے موصول ہونے والے مکمل صحیح حل پر ۳ ماہ کی کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔ ایک غلطی والے حل پر ۲ ماہ کی مدت کے لئے اور دو غلطی پر ایک ماہ کی مدت کے لئے رسالہ مفت جاری کیا جائے گا۔

سوال نمبر ۱..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کب وجود میں آئی تاریخ اور سن بتائیے؟

سوال نمبر ۲..... آزاد کشمیر اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو کس سن میں غیر مسلم اقلیت قرار دیا؟

سوال نمبر ۳..... ”عقیدۃ الاسلام فی حیات عیسیٰ علیہ السلام“ کس عظیم شخصیت کی تصنیف ہے؟

نام	_____
ولدیت	_____
مکمل پتہ	_____
ذاتی مصروفیات	_____

خط و کتابت کیلئے:

انچارج انعامی مقابلہ ہفت روزہ ختم نبوت ”انٹرنیشنل“ پرانی نمائش

ایم اے جنل روڈ کراچی کوڈ نمبر ۷۴۴۰۰

اہم ہدایات:

۱..... ساتھ منسلک نوکن کٹ کر صحیح اندراج کر کے خط میں ارسال کیا جائے ورنہ حل مکمل تصور نہیں کیا جائے گا۔

۲..... تمام سوالات کے جواب صاف ستھرے کلمہ پر تحریر کریں۔

۳..... ہر شمارہ کا حل اس سے ایک شمارہ کے بعد شائع کیا جائے گا۔

۴..... جوابی نوکن انچارج انعامی مقابلہ ”ہفت روزہ ختم نبوت انٹرنیشنل“ کے نام سے ارسال کریں

حشر نبوت

دنیا بھر میں آپ کے تجارتی و کاروباری تعارف کا موثر
ذریعہ

اشتہار چھوٹا ہوا بڑا، رنگین ہوا بلیک اینڈ وائٹ اہم بات یہ ہے کہ وہ اشتہار کتنے
لوگوں کی نظر سے گزرتا اور کتنے لوگوں پر اپنا اثر چھوڑتا ہے۔

ختم نبوت میں شائع ہونے والے اشتہارات

80,000

سے زائد افراد کی نظر سے گزرتے اور انٹاثر چھوڑ جاتے ہیں۔

آپ کی مصنوعات اور خدمات کے بھرپور تعارف کے لئے ختم نبوت ایک
موثر ذریعہ ہے کیونکہ یہ صرف پاکستان ہی نہیں بلکہ چالیس دیگر ممالک تک آپ
کے پیغام اور تعارف کو پہنچا سکتا ہے۔

ختم نبوت میں دیا ہوا آپ کا اشتہار صرف دنیوی اعتبار سے ہی مفید نہیں بلکہ
اشاعت دین اور فتنہ قادیانیت کی سرکوبی میں یہ آپ کا حصہ ہو گا جو بروز حشر شافع
مشر علی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ بنے گا۔

دینی تربیت و معلومات اور فتنہ قادیانیت کے کڑوؤں سے واقفیت کے لئے

حشر نبوت

پڑھنیے اور دوسروں تک بھی پہنچائیے

سولی لیکن دین والوں سے معذرت

مزید معلومات کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت۔ ایم۔ اے جناح روڈ
پُرانی نمائش کراچی

فون:- 7780337 • فیکس:- 7780340